یوجین ایونسکو
بہ زاہدہ زیدی

کرسیاں

(ایک المناک طربیہ)

(پس منظر۔ ایک بڑا کمرہ جو تقریباً خالی ہے۔ دیواریں نیم دائرہ کی شکل میں ہیں۔ جن کے بیچوں بیچ ایک گیلری ہے۔ دائیں طرف تین دروازے ہیں اور پھر ایک کھڑکی ہے جس کے پاس ایک اسٹول رکھا ہوا ہے، اس کے بعد ایک اور دروازہ ہے اس کے بعد اسٹیج کے درمیان میں ایک ہرا صدر دروازہ ہے۔ جو گیلری میں کھلتا ہے۔ اس کے پیچھے دو دروازے دائیں اور بائیں ہیں۔ یہ دونوں دروازے حاضرین کی نظروں سے چھپے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف تین دروازے اور ان کے بعد ایک کھڑکی ہے جو دائیں طرف کی کھڑکی کے مقابل ہے اور جس کے پاس ایک اسٹول رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد دیوار کے قریب ایک ڈائس ہے جس پر تختۂ سیاہ رکھا ہوا ہے۔ سٹیج کے درمیان میں دو کرسیاں ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب رکھی ہوئی ہیں ایک گیس لیمپ چھت سے لٹک رہا ہے۔
پردہ اٹھتا ہے سٹیج نیم تاریک ہے۔ بوڑھا آدمی کھڑکی کے پاس اسٹول پر کھڑا ہوا ہے۔ بوڑھی عورت گیس کا لیمپ روشن کرتی ہے اور بوڑھے کی طرف جاتی ہے)

کرسیاں

افراد ڈرامہ :-

بوڑھا آدمی ـــــــ عمر ۹۵ سال
بوڑھی عورت ـــــــ عمر ۹۴ سال
مقرر ـــــــ

اور بہت سے کردار

بوڑھی عورت. میرے پیارے بس اب کھڑکی بند کر دو. ٹھہرے ہوئے پانی سے کتنی سخت بدبو آ رہی ہے اور مچھر بھی اندر گھسے آ رہے ہیں۔

بوڑھا مرد۔ مجھے پریشان نہ کرو۔

بوڑھی عورت۔ بس آؤ میرے پیارے۔ آؤ یہاں آن کر بیٹھو. تمھیں کھڑکی سے باہر نہیں جھانکنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نیچے گر پڑو. تمھیں معلوم ہے فرانسس اول کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا. تمھیں احتیاط سے کام لینا چاہئے

بوڑھا مرد۔ پھر تم نے تاریخی مثالیں دینا شروع کر دیں۔ میری پیاری. میں فرانس کی تاریخ سے بالکل تنگ آ چکا ہوں. میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کشتیاں کیسے پانی پر لہریں پیدا کر رہی ہیں اور یہ لہریں سورج کی روشنی میں کس طرح چمک رہی ہیں۔

بوڑھی عورت۔ بھلا اس وقت تمہیں لہریں کیسے نظر آئیں گی۔ اس وقت سورج کی روشنی کہاں ہے یہ تو رات کا وقت ہے میرے پیارے۔

بوڑھا مرد. لیکن ابھی تک سائے موجود ہیں (کھڑکی سے سر نکال کر جھانکتا ہے۔)

بوڑھی عورت۔ (اپنی تمام قوت سے اسے کھینچتے ہوئے) ارے ارے یہ نہ کرو مجھے بڑا ڈر معلوم ہوتا ہے۔ آؤ ادھر آن کر بیٹھو۔ تمہیں کشتیاں تو کسی صورت نظر نہیں آسکتیں پھر کوشش کرنے سے کیا فائدہ بہت اندھیرا ہے۔

(بوڑھا مرد مجبوراً بوڑھی عورت کے ساتھ سامنے کی طرف آتا ہے اور اسے کھینچتی ہوئی لاتی ہے)

بوڑھا مرد۔ میں ذرا دیکھنا چاہتا تھا۔ تمہیں معلوم ہے۔ مجھے پانی کو تکتے رہنا کتنا پسند ہے۔

بوڑھی عورت۔ میری سمجھ میں نہیں تم پانی کو کس طرح تکتے رہتے ہو مجھے تو چکر آنے لگتے ہیں۔ اف یہ مکان یہ جزیرہ مجھے تو کسی طرح اس کی عادت ہی نہیں پڑتی۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔ کھڑکیوں کے نیچے پانی اور افق تک پھیلا ہوا بس پانی ہی پانی!

(بوڑھی عورت، بوڑھے مرد کو کھینچتی ہوئی۔ ان دو کرسیوں کی طرف لاتی ہے جو اسٹیج کے سامنے والے حصہ میں پڑی ہیں۔ جہاں بوڑھا مرد بڑے اطمینان سے بوڑھی عورت کی گود میں بیٹھ جاتا ہے)

بوڑھا مرد۔ اس وقت شام کے چھ بجے ہیں اور ہر طرف اندھیرا پھیل چکا ہے پہلے تو ایسا نہیں ہوتا تھا۔ مجھے یقین ہے اور تمہیں بھی یاد ہوگا کہ شام کے نو بجے بھی دن کی روشنی پھیلی رہتی تھی اور دس بجے بھی اور رات کے بارہ بجے بھی سورج چمکا کرتا تھا۔

بوڑھی عورت۔ اب سوچتی ہوں تو مجھے بھی خوب یاد آرہا ہے کہ بالکل یہی ہوتا تھا۔ واقعی تمہاری یادداشت کتنی اچھی ہے۔

بوڑھا مرد۔ ہر چیز میں کتنی تبدیلی ہوگئی ہے۔

بوڑھی عورت۔ مگر ایسا کیوں ہوا؟ تمہارا کیا خیال ہے۔؟

بوڑھا مرد۔ میں کچھ کہہ نہیں سکتا میری پیاری سمیرامس، ہوسکتا ہے اس کی یہ وجہ ہو کہ ہم جتنا آگے جاتے ہیں اتنا ہی گہرائی میں ڈوبتے جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس کی یہ وجہ ہو کہ دنیا ہر وقت گول چکر کاٹتی رہی ہے۔ مسلسل گول چکر۔

بوڑھی عورت۔ مسلسل گول چکر میرے لاڈلے (خاموشی) ہاں واقعی تم بلا کے ذہین ہو۔ تم میں غیر معمولی صلاحیتیں ہیں میرے پیارے۔ اگر تم چاہتے تو تم سب سے بڑے صدر، سب سے بڑے بادشاہ یا سب سے بڑے ڈاکٹر یا پھر سب سے بڑے جنرل بن سکتے تھے۔ بس اگر ذرا تمہارے دل میں ترقی کی لگن ہوتی۔

بوڑھا مرد۔ اس سے ہمیں فائدہ بھی کیا ہوتا۔ ہماری زندگی تو سنور نہ جاتی اور پھر ہمارا یہاں ایک

مقام ہے اور جنرل تو میں بہر حال ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ میں ایک خانہ ساز جنرل ہوں۔
بوڑھی عورت۔ (بوڑھے مرد کو پیار کرتے ہوئے جیسے کوئی بچہ کو پیار کرتا ہے۔) میرے پیارے میرے لاڈلے۔
بوڑھا مرد۔ میں بالکل بور ہو چکا ہوں۔
بوڑھی عورت۔ جب تم پانی کا تماشا دیکھ رہے تھے تو کافی خوش معلوم ہوتے تھے اچھا آؤ اب اپنا دل بہلانے کے لئے کوئی جھوٹ موٹ کا ناٹک کھیلیں جیسا کہ اس شام تم نے کھیلا تھا۔
بوڑھا مرد۔ اس بار تم جھوٹ موٹ کا ناٹک کھیلو۔ یہ تمہاری باری ہے۔
بوڑھی عورت۔ یہ تمہاری باری ہے۔
بوڑھا مرد۔ نہیں تمہاری باری ہے۔
بوڑھی عورت۔ تمہاری باری ہے۔
بوڑھا مرد۔ تمہاری باری ہے۔
بوڑھی عورت۔ تمہاری باری ہے۔
بوڑھا مرد۔ اپنی چائے پیو سمیرامس۔

(اسٹیج پر چائے کا نام ونشان نہیں ہے)

بوڑھی عورت۔ اچھا آؤ فروری کے مہینے کی نقل اتارو۔
بوڑھا مرد۔ مجھے سال کے مہینے بالکل پسند نہیں۔
بوڑھی عورت۔ مہینے تو لے دے کر سال ہی کے ہوتے ہیں۔ اب تک تو یہی ہوتا آیا ہے۔ بس اب مان بھی جاؤ، ذرا مجھے خوش کرنے ہی کو سہی۔
بوڑھا مرد۔ اچھا خیر یہی سہی۔ تو یہ ہے فروری کا مہینہ (منہ بنا کر سر کھجاتا ہے۔)
بوڑھی عورت۔ (ہنستی ہے اور تالی بجاتی ہے) بالکل عین مین یہی ہے۔ شکریہ۔ تم واقعی بے حد پیارے بچہ ہو میرے لاڈلے (اس کو لپٹاتی ہے) واقعی تم بلا کے ذہین ہو۔ تم اگر چاہتے تو کم سے کم سب سے بڑے جنرل تو ضرور بن سکتے تھے۔
بوڑھا مرد۔ میں اب بھی ایک جنرل ہوں ——— خانہ ساز جنرل
بوڑھی عورت۔ اچھا وہ کہانی سناؤ۔ وہی جو تم سناتے ہو" اور پھر آخرکار ہم وہاں پہنچ گئے۔
بوڑھا مرد۔ پھر وہی کہانی؟ ——— میں اس سے تنگ آچکا ہوں۔" اور پھر آخرکار ہم وہاں پہنچ گئے"۔

پھر وہی کہانی ـــــ تم ہمیشہ ایک ہی چیز کی فرمائش کرتی ہو ـــــ اور پھر آخر کار ہم وہاں پہنچ گئے۔"
لیکن یہ تو بہت اکتا دینے والی کہانی ہے ـــــ پچھلے پچہتر سال سے، جب سے ہماری شادی
ہوئی ہے ہر شام، ہر منحوس شام کو تم ایک ہی قسم کی چیزوں کی فرمائش کرتی ہو، ہر شام مجھ سے وہی کہانی
سنتی ہو۔ انھیں لوگوں انھیں مہینوں کی نقل اتروانی ہو۔ ہمیشہ وہی پرانی چیزیں ـــــ آؤ اب کوئی نئی بات کریں۔
معمر عورت۔ میں ان چیزوں سے کبھی نہیں تھکتی، میرے پیارے، یہ تمہاری زندگی ہے اس لئے یہ میرے
لئے پرکشش ہے۔
معمر مرد۔ لیکن تمہیں وہ سب باتیں زبانی یاد ہو چکی ہیں۔
معمر عورت۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں یکایک سب کچھ بھول گئی ہوں۔ ہر شام کو معلوم ہوتا ہے کہ
میرا ذہن ہر قسم کے تاثرات سے خالی ہو گیا ہے ہاں میرے پیارے میں جان بوجھ کر ایسی بن جاتی ہوں۔
بس میں ایک چمچہ نمک کھا لیتی ہوں اور پھر سے نئی نویلی ہو جاتی ہوں میں تمہاری خاطر یہ سب کرتی
ہوں میرے پیارے۔ اچھا اب مان بھی جاؤ۔ چلو اب نئے سرے سے کہانی شروع کرو۔
بوڑھا مرد۔ اچھا خیر تم سننا چاہتی ہو تو لو سنو۔
بوڑھی عورت۔ ہاں تو سناؤ نا اپنی کہانی، وہ کہانی میری بھی ہے، جو کچھ تمہارا ہے۔ وہ میرا بھی ہے ـــــ
"اور پھر آخر کار ہم وہاں پہنچ گئے۔"
بوڑھا مرد۔ "اور پھر آخر کار ہم وہاں پہنچ گئے" میری گڑیا۔
بوڑھی عورت۔ "اور پھر آخر کار ہم وہاں پہنچ گئے" میرے پیارے۔
بوڑھا مرد۔ اور پھر آخر کار ہم ایک بڑی اونچی چار دیواری تک پہنچ گئے۔ ہم بالکل بھیگے ہوئے تھے۔
ہماری ہڈیاں تک یخ بستہ تھیں کئی گھنٹے سے۔ کئی دن سے، کئی ہفتوں سے۔
بوڑھی عورت۔ کئی مہینوں سے۔
بوڑھا مرد۔ بارش میں بھیگے ہوئے ـــــ ہمارے کان، ہمارے پاؤں، ہمارے گھٹنے، ہماری ٹانگیں
ـــــ ہمارے دانت کٹکٹا رہے تھے ـــــ یہ اسّی سال پہلے کی بات ہے ـــــ انہوں نے ہمیں
اندر جانے سے روک دیا ـــــ کم سے کم وہ باغ کا دروازہ تو کھول ہی سکتے تھے۔
بوڑھی عورت۔ باغ میں گھاس گیلی تھی۔
بوڑھا مرد۔ وہاں ایک پگڈنڈی تھی۔ جو ایک چھوٹے سے چوک تک جاتی تھی۔ جس کے بیچوں بیچ ایک
گاؤں کا گرجا گھر تھا ـــــ وہ گاؤں کہاں تھا؟ ـــــ تمہیں کچھ یاد ہے؟

بوڑھی عورت۔ نہیں میرے پیارے میں بھول گئی۔
بوڑھا مرد۔ اور ہم وہاں کس طرح پہنچے تھے۔ اور وہ سڑک کہاں ہے۔ وہ جگہ میرے خیال میں پیرس کہلاتی تھی۔
بوڑھی عورت۔ پیرس تو کبھی تھا ہی نہیں میرے گڈے۔
بوڑھا مرد۔ پیرس کبھی نہ کبھی ضرور ہوگا۔ کیونکہ وہ تباہ ہوا تھا وہ روشنیوں کا شہر تھا۔ لیکن وہ بجھ چکا ہے اسے بجھے ہوئے چار لاکھ سال ہو چکے ہیں اور اب اس کا کوئی نشان باقی نہیں۔ سوائے ایک گیت کے۔
بوڑھی عورت۔ سچ مچ کا گیت۔ بڑی عجیب بات ہے کس قسم کا گیت؟
بوڑھا مرد۔ ایک لوری، ایک علامتی نظم۔ "پیرس ہمیشہ ہمیشہ پیرس رہے گا۔
بوڑھی عورت۔ اور اس کا راستہ باغ میں سے ہو کر جاتا تھا؟ کیا وہ بہت دور تھا؟
بوڑھا مرد۔ (اپنے خیالوں میں گم ہے) کیا گیت؟ —— بارش؟
بوڑھی عورت۔ تم واقعی کتنے ذہین ہو۔ اگر تمہیں ذرا بھی ترقی کی لگن ہوتی تو تم سب سے بڑے بادشاہ بن سکتے تھے۔ یا پھر سب سے بڑے جرنلسٹ، سب سے بڑے مزاحیہ اداکار یا سب سے بڑے جنرل اب ان سب امیدوں پر پانی پھر چکا ہے۔ یہ سب گندے پانی کی طرح نالی میں بہ گئی ہیں۔ گندے پانی کی طرح۔
بوڑھا مرد۔ " اور پھر آخرکار ہم وہاں پہنچ گئے۔"
بوڑھی عورت۔ ہاں ہاں سناؤ۔ پھر کیا ہوا (بوڑھی عورت آہستہ آہستہ سٹھیائے ہوئے بڈھوں کی طرح ہنستی ہے اور پھر یکایک زور سے قہقہہ لگاتی ہے۔ بوڑھا مرد بھی کہانی سناتے ہوئے ہنستا جاتا ہے)
بوڑھا مرد۔ " اور پھر ہم آخرکار ہم وہاں پہنچ گئے اور ہنستے ہنستے ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔" —— بڑی احمقانہ کہانی تھی —— احمق بڑی تیز رفتاری سے وہاں آیا۔ اس کا پیٹ ننگا تھا۔ احمق کی توند مٹکے کی طرح تھی۔ اس کے پاس ایک چاولوں سے بھرا ہوا صندوق تھا —— چاول زمین پر گر پڑے —— اور احمق بھی گر پڑا —— پیٹ کے بل —— اور پھر ہم سب ہنسنے لگے —— ہنستے رہے —— ہنستے رہے —— احمقانہ پیٹ، ننگا —— پیٹ —— پیٹ کے بل گرا ہوا احمق —— بکھرے ہوئے چاول —— خالی صندوق۔ بیماروں کی کہانی —— چاولوں سے بھرا ہوا پیٹ —— ننگا پیٹ —— آخرکار احمق بالکل ننگا وہاں پہنچا۔ اور ہم ہنسنے لگے۔
بوڑھی عورت۔ (ہنستے ہوئے) آخرکار ہم احمقوں کی طرح ہنسنے لگے "آخرکار ہم بالکل ننگے وہاں پہنچے۔

ہم ہنسنے لگے۔ صندوق ۔ چاولوں سے بھرا ہوا صندوق ـــــ زمین پر گرے ہوئے چاول پیٹ پر گرے ہوئے چاول۔

بوڑھا اور بڑھیا۔ (دونوں ساتھ ساتھ بول رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں)

آخر کار ہم آئے۔ آہ ہنسنے لگے ـــــ ہم آئے ـــــ آہ ـــــ آئے آئے ـــــ احمق کانگا پیٹ ـــــ چاول لئے ہوئے آئے ـــــ (صرف اس قسم کے الفاظ سنائی دیتے ہیں۔) آخر کار ـــــ ہم ـــــ ننگا پیٹ ـــــ آئے ـــــ صندوق (آہستہ آہستہ دونوں پر کچھ سکون کی کیفیت طاری ہوتی ہے) ـــــ آہ ـــــ ہم ہنسے ـــــ ہنسنے لگے۔

بوڑھی عورت۔ اچھا تو یہ تھا تمہارا حیرت انگیز پیرس!

بوڑھا مرد۔ اس سے زیادہ اچھا نقشہ کون کھینچ سکتا ہے۔

بوڑھی عورت۔ میرے پیارے تم کس قدر غیر معمولی ہو ـــــ بے حد ـــــ بے حد ـــــ بے حد غیر معمولی ـــــ تم جو کچھ چاہتے بن سکتے تھے۔ خانہ ساز جنرل سے بہت زیادہ ـــــ کچھ اور۔

بوڑھا مرد۔ ہمیں معمولی چیزوں سے مطمئن ہو جانا چاہیئے۔

بوڑھی عورت۔ شاید تم نے اپنا کیریر تباہ کر دیا۔

بوڑھا مرد۔ کیا کہا میں نے تباہ کر دیا ـــــ میں نے بہا دیا ـــــ آہ میری پیاری اماں تم کہاں ہو۔ اماں ـــــ اماں ـــــ ہائے ـــــ ہائے ـــــ ہائے میں یتیم ہوں (روتا ہے) ایک یتیم بچہ۔ یتیم بچہ۔

بوڑھی عورت۔ میں یہاں تمہارے پاس ہوں تمہیں ڈر کس بات کا ہے؟

بوڑھا مرد۔ نہیں سمیرامس، میری محبوبہ۔ تم میری اماں نہیں ہو ـــــ میں یتیم ہوں ـــــ یتیم ہوں آہ مجھے کون مصیبتوں سے بچائے گا۔

بوڑھی عورت۔ لیکن میں تو تمہارے پاس ہوں۔

بوڑھا مرد۔ تمہاری وہ بات نہیں مجھے اپنی اماں چاہیئے ـــــ نہیں ـــــ تم میری اماں کہاں ہو ـــــ تم تو ـــــ ....

بوڑھی عورت۔ (اسے تھپکتے ہوئے) تم میرا دل توڑے دے رہے ہو۔ خدا کے لئے اس طرح نہ روؤ میرے گڈے۔

بوڑھا مرد۔ ہائے ...... ہائے۔ مجھے چھوڑ دو۔ ہائے۔ ہائے میں تباہ ہو گیا۔ میں سر سے پاؤں تک بھیگا ہوں ـــــ میری ترقی کے امکان بہہ گئے، تباہ ہو گئے۔

بوڑھی عورت۔ اپنے کو سنبھالو میرے پیارے۔
بوڑھا مرد۔ (بچوں کی طرح منہ کھول کر روتا ہے) میں یتیم ہوں، قتیم ہوں۔ ....
بوڑھی عورت۔ میرے پیارے یتیم بچے۔ تم میرا دل توڑ رہے ہو میرے یتیم بچے۔
بوڑھا مرد۔ (روتے ہوئے) ہائے —— ہائے —— میری اماں میری اماں کہاں ہیں۔ اب میری کوئی اماں نہیں ہیں۔
بوڑھی عورت۔ میں تمہاری بیوی ہوں —— اس لئے اب میں ہی تمہاری ماں ہوں۔
بوڑھا مرد۔ (کسی حد تک مان گیا ہے) نہیں —— نہیں —— یہ جھوٹ ہے۔ میں یتیم ہوں - ہائے - ہائے
بوڑھی عورت۔ (اسے بچوں کی طرح گود میں جھلاتے ہوئے) میرے گڈے —— میرے یتیم —— قتیم —— نتیم —— شتیم ——
بوڑھا مرد۔ (ابھی تک چڑچڑایا ہوا ہے مگر کسی حد تک اس کی بات مان گیا ہے) نہیں مجھے یہ نہیں چاہئے —— نہیں چاہئے۔
بوڑھی عورت۔ یتیم بچے —— قتیم بچے —— زتیم بچے ——
بوڑھا مرد۔ نہیں —— نہیں۔
بوڑھی عورت۔ آ —— آ —— آ —— سو جا —— راج دلارے —— سو جا —— آ —— آ —— آ
بوڑھا مرد۔ ہائے —— ہائے (اب رونا رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے) وہ اپنی ناک پونچھتا ہے۔) میری اماں کہاں ہیں ؟
بوڑھی عورت۔ ساتویں آسمان پر —— جنت میں —— وہ تمہاری ہر بات سن رہی ہیں —— وہ تمہیں پھولوں میں گھرا ہوا دیکھ رہی ہیں —— اچھا اب رونا بند کرو —— ورنہ پھر میں بھی رو پڑونگی۔
بوڑھا مرد۔ نہیں —— نہیں تم مجھے بہکا رہی ہو —— وہ مجھے نہیں دیکھ سکتیں —— وہ میری بات نہیں سُن سکتیں —— میں اس دنیا میں یتیم ہوں —— تم میری اماں نہیں ہو۔
بوڑھی عورت۔ (بوڑھا اب چپ ہو گیا ہے) اچھا اب مان جاؤ —— بس رونا بند کرو —— تمہارے اندر غیر معمولی صلاحیتیں ہیں۔ میرے ننھے منے جنرل بس اب اپنے آنسو پونچھ ڈالو —— آج شام ہمارے مہمان ضرور آئیں گے۔ اگر انہوں نے تمہیں اس حال میں دیکھ لیا تو وہ کیا کہیں گے۔ ابھی ہر چیز ختم نہیں ہوئی —— ابھی ہر امید پر پانی نہیں پھرا —— آج تم انہیں ہر بات بتاؤ گے تمہیں دنیا کو

ایک پیغام دینا ہے۔ تم ہمیشہ کہتے رہتے ہو کہ تم ایک نہ ایک دن وہ پیغام ضرور دو گے تمہیں زندہ رہنا اپنے پیغام کے لئے جدوجہد کرنی ہے۔
بوڑھا مرد۔ ہاں مجھے ایک پیغام دینا ہے۔ اور یہ سب سے بڑی سچائی ہے۔ میری زندگی کا ایک نصب العین ہے۔ میں جدوجہد کرتا ہوں۔ مجھے بہت کچھ کہنا ہے ـــــ نسل انسانی تک ایک پیغام پہنچانا ہے۔
بوڑھی عورت۔ نسل انسانی تک! میرے پیارے ـــــ تمہارا پیغام!
بوڑھا مرد۔ یہ سچ ہے۔ ہاں ـــــ یہ سب سے بڑی سچائی ہے۔
بوڑھی عورت۔ (بوڑھے کے آنسو پوچھتی ہے اور اس کی ناک صاف کرتی ہے) بس یہ ٹھیک ہے ـــــ تم واقعی بہادر مرد ہو ـــــ سپاہی ہو، خانہ ساز جنرل ہو۔
بوڑھا مرد۔ (بوڑھی عورت کی گود سے اٹھتا ہے اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر پھرتا ہے) میں اور لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔ میری زندگی کا ایک مقصد ہے۔ شاید تم ٹھیک کہتی ہو کہ مجھ میں غیر معمولی صلاحیتیں ہیں۔ مجھ میں کچھ نہ کچھ خداداد صلاحیت ضرور ہے، لیکن میری زندگی کچھ آسان نہیں ہے۔ میں نے خانہ ساز جنرل کی حیثیت سے اپنے فرائض کو بخوبی انجام دیا ہے۔ میں نے ہمیشہ حالات پر قابو پایا ہے ـــــ عزّت آبرو کے ساتھ ـــــ کیا یہ کافی نہیں ہے؟
بوڑھی عورت۔ نہیں تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے۔ تم اور لوگوں کی طرح نہیں ہو۔ تم ان سے بہت بلند ہو۔ اور پھر اگر تم اور لوگوں سے بنائے رکھتے جیسا کہ اور لوگ کرتے ہیں۔ تو تم بہت زیادہ ترقی کر سکتے تھے۔ لیکن تم اپنے سب دوستوں سے لڑ بیٹھے ہو۔ سب ڈائرکٹروں اور جنرلوں سے۔ یہاں تک کہ خود اپنے سگے بھائی سے۔
بوڑھا مرد۔ لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے سیمرامس ـــــ تم اچھی طرح جانتی ہو اس نے کیا کہا تھا؟
بوڑھی عورت۔ کیا کہا تھا؟
بوڑھا مرد۔ اس نے کہا کہ "میرے سر میں ایک جوں ہے اور میں تمہارے ہاں مہمان آ رہا ہوں تاکہ اپنی جوں تمہارے گھر چھوڑ دوں"
بوڑھی عورت۔ لوگ تو اس طرح کی باتیں کیا ہی کرتے ہیں۔ تمہیں اس طرف توجہ ہی نہ کرنی چاہئے تھی اور پھر کیرل کی بات یاد کرو۔ تم اس سے کیوں اتنے خفا ہو گئے ـــــ کیا اس میں بھی اس کا قصور تھا؟
بوڑھا مرد۔ دیکھو مجھے غصہ نہ دلاؤ ـــــ مجھے غصہ نہ دلاؤ ـــــ بالکل ـــــ بالکل ـــــ ظاہر ہے کہ اسی کا قصور تھا۔ ایک شام وہ یہاں آیا اور اس نے کہا "مجھے معلوم ہے کہ کونسا لفظ تمہارے لئے بالکل موزوں ہے۔ میں وہ لفظ منہ سے نہیں نکالوں گا البتہ دل میں سوچ لوں گا" ـــــ اور پھر دیکھو تو ذرا

کی بن بیٹھے گا۔

بوڑھی عورت۔ لیکن وہ دل کا کھرا تھا، میرے پیارے۔ اور پھر اس زندگی میں تمہیں اتنا احساس بھی نہیں ہو جاتا۔

بوڑھا مرد۔ مجھے اس قسم کے مذاق پسند نہیں۔

بوڑھی عورت۔ تم سب سے بڑے افسر بن سکتے تھے۔ سب سے بڑے کاریگر بن سکتے تھے۔ سب سے بڑے سنگیت کار بن سکتے تھے۔

(طویل خاموشی دونوں بت کی طرح اپنی اپنی کرسیوں پر ساکت بیٹھے ہیں۔)

بوڑھا مرد۔ (خواب آلودہ آواز میں) اور باغ کے سرے پر ایک ـــــ ایک ـــــ ایک ـــــ ایک کہا تھا۔ میری پیاری۔

بوڑھی عورت۔ پیرس کا شہر

بوڑھا مرد۔ سرے پر۔ پیرس کے سرے کے سرے پر ایک ـــــ ایک ـــــ ایک کہا تھا؟

بوڑھی عورت۔ میرے پیارے کہا تھا؟ ـــــ میرے پیارے کون تھا؟

بوڑھا مرد۔ جگہ اور موسم دونوں بہت خوشگوار تھے۔

بوڑھی عورت۔ موسم کتنا خوشگوار تھا ـــــ کیا واقعی؟

بوڑھا مرد۔ مجھے وہ جگہ کچھ یاد نہیں آرہی۔

بوڑھی عورت۔ اپنے دماغ پر زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔

بوڑھا مرد۔ وہ جگہ بہت دور ہے ـــــ مجھے وہ اب بالکل ـــــ یاد نہیں رہی ـــــ وہ کہاں تھی؟

بوڑھی عورت۔ لیکن کیا؟

بوڑھا مرد۔ جو میں ـــــ جو میں ـــــ وہ کہاں تھا ـــــ اور کون تھا؟

بوڑھی عورت۔ وہ جہاں بھی ہو میں ہر جگہ تمہارے ساتھ رہوں گی۔ ہاں میں تمہارے ساتھ رہونگی میرے پیارے۔

بوڑھا مرد۔ آہ مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اب میرا سب کچھ بتا دینا ضروری ہے۔

بوڑھی عورت۔ یہ تمہارا مقدس فرض ہے۔ تمہیں اپنا پیغام دنیا سے چھپانے کا کوئی حق نہیں۔ تمہیں نسل انسانی کے سامنے اس کا اعلان کرنا چاہیئے وہ اس اعلان کی منتظر ہے، تمام کائنات صرف تمہاری منتظر ہے۔

بوڑھا مرد۔ ہاں، ہاں میں ضرور بتاؤں گا۔

بوڑھی عورت۔ کیا تم نے واقعی فیصلہ کر لیا — تمہیں ضرور بتانا چاہیئے۔
بوڑھا مرد۔ اپنی چائے پیو۔
بوڑھی عورت۔ تم سب سے بڑے مقرر بن سکتے تھے۔ اگر تمہاری قوت ارادی ذرا مضبوط ہوتی۔ مجھے تم پر ناز ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آخر کار تم نے اپنا پیغام، ہر ملک، یورپ اور ہر براعظم تک پہنچانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔
بوڑھا مرد۔ بدقسمتی سے مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔ یہ میرے لئے ہنسی کھیل نہیں ہے۔
بوڑھی عورت۔ اگر ایک بار شروعات کر دی جائے تو پھر یہ کام آسان ہو جاتا ہے۔ زندگی اور موت کی طرح۔ بس فیصلہ شرط ہے، بات چیت کے دوران ہی میں ہمارے ذہن میں خیالات ابھرتے ہیں اور پھر ہمیں ان کے لئے الفاظ ملتے ہیں۔ اور ہمیں اپنے الفاظ میں سب کچھ مل جاتا ہے — شہر اور باغ — اور پھر ہم یتیم نہیں تھے۔
بوڑھا مرد۔ میں خود تقریر نہیں کروں گا۔ میں نے ایک پیشہ ور مقرر کو اس کام کے لئے بلایا ہے۔ جو میری جگہ تقریر کرے گا۔ تم خود دیکھ لینا۔
بوڑھی عورت۔ تو کیا واقعی یہ جلسہ آج شام کو ہوگا۔ تم نے سب لوگوں کو دعوت نامے تو بھیج دئے ہیں نا۔ تمام مشہور لوگوں کو تمام جاگیرداروں کو اور تمام دانش وروں کو ؟
بوڑھا مرد۔ ہاں تمام جاگیرداروں اور تمام دانش وروں کو۔
بوڑھی عورت۔ اور دربانوں کو ؟ پادریوں کو ؟ دوا فروشوں کو ؟ بہادروں کو ؟ گیت کاروں کو ؟ نمائندوں کو ؟ سوداگروں کو خطوط نویسوں کو، قلم پکڑنے والوں کو اور ذراتِ خون کو۔
بوڑھا مرد۔ ہاں، ہاں اور ڈاکخانے کے کلرکوں کو سرائے کے مالکوں کو اور فن کاروں کو۔ ہر اس شخص کو جو یا تو تھوڑا بہت دانشور رہے یا صاحب جائداد ہے۔
بوڑھی عورت۔ اور بینک والوں کو ؟
بوڑھا مرد۔ ہاں بلایا ہے۔
بوڑھی عورت۔ اور مزدوروں کو، کارندوں کو، سپاہیوں کو، انقلابیوں کو، رجعت پرستوں کو تبادلۂ کاروبار کرنے والوں کو اور تنہائی کے شکار لوگوں کو ؟
بوڑھا مرد۔ ہاں، ہاں، ہر ایک کو، ہر ایک کو، کیونکہ ہر شخص یا تو دانشور ہوتا ہے یا پھر صاحب جائداد۔

بوڑھی عورت۔ دیکھو پریشان نہ ہو میرے پیارے۔ میں تمہیں غصہ نہیں دلانا چاہتی لیکن تم سب غیر معمولی انسانوں کی طرح ہمیشہ کھوئے کھوئے رہتے ہو۔ یہ جلسہ بہت اہم ہوگا، اور سب لوگوں کا یہاں موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ کیا تمہیں ان کے آنے کا پورا یقین ہے؟ کیا انہوں نے آنیکا وعدہ کیا ہے۔

بوڑھا مرد۔ اپنی جائے پیو سیمرامس

بوڑھی عورت۔ تمام پادری، پائندے اور پائیدان؟

بوڑھا مرد۔ میں نے سب کو دعوت دی ہے۔ (خاموشی) میں آج اپنا پیغام ان تک پہنچاؤں گا۔ تمام زندگی مجھے ایسا محسوس ہوتا رہا ہے کہ میں اندر ہی اندر گھٹ رہا ہوں، مگر آج ان لوگوں کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور اس کے لئے میں تمہارا اور مقرر کا شکر گزار ہوں۔ دنیا میں صرف تم دو ایسے انسان ہو جنھوں نے مجھے سمجھا ہے۔

بوڑھی عورت۔ مجھے تم پر ناز ہے۔

بوڑھا مرد۔ یہ جلسہ چند منٹ میں شروع ہو جائے گا۔

بوڑھی عورت۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ وہ سب آج شام یہاں آرہے ہیں اس کے بعد تو تمہیں رونے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی۔ دانش ور اور جاگیر دار تمہارے ماں باپ کی جگہ پر کر سکیں گے نا؟ (خاموشی) لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ تم یہ جلسہ ملتوی کر دو۔ کہیں ہم لوگ بہت زیادہ تھک نہ جائیں۔

(دونوں پریشان ہیں بوڑھا چھوٹے چھوٹے قدموں سے بڑھیا کے گرد چکر لگاتا ہے۔ ایک بار وہ دروازہ کی طرف بڑھتا ہے پھر واپس آجاتا ہے اور اس کے گرد چکر لگاتا ہے۔)

بوڑھا آدمی۔ تو کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم بہت زیادہ تھک جائیں گے۔؟

بوڑھی عورت۔ تمہیں ہلکا سا زکام ہے۔

بوڑھا مرد۔ اب میں کس طرح اس جلسے کو ملتوی کردوں؟

بوڑھی عورت۔ انہیں کسی اور شام آنے کی دعوت دے دو، تم ٹیلیفون پر اطلاع دے سکتے ہو۔

بوڑھا مرد۔ نہیں خدایا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بہت دیر ہو چکی ہے۔ اب تو وہ لوگ اپنے اپنے گھروں سے روانہ ہو چکے ہوں گے۔

بوڑھی عورت۔ تمہیں زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہئے تھا۔

(پانی میں کشتی چلنے کی آوازیں کافی صاف سنائی دیتی ہیں)

بوڑھا مرد۔ دیکھو وہ لوگ آرہے ہیں۔

(بوڑھی عورت اٹھتی ہے اور لنگڑاتی ہوئی چلتی ہے)

بوڑھی عورت۔ شاید مقرر آیا ہو۔

بوڑھا مرد۔ نہیں وہ اتنی جلدی نہیں آئے گا۔ کوئی اور ہوگا۔

(گھنٹی بجتی ہے) اوہ

بوڑھی عورت۔ اوہ۔

(پریشانی کے عالم میں بوڑھا اور بڑھیا اس دروازے کی طرف جاتے ہیں جو حاضرین کی نظروں سے چھپا ہوا ہے۔ جاتے ہوئے وہ کہہ رہے ہیں۔)

بوڑھا مرد۔ جلدی چلو

بوڑھی عورت۔ میرے بالوں کا کیا حال ہو رہا ہے، ایک منٹ ٹھہرو۔

(جاتے ہوئے وہ اپنے بال اور کپڑے ٹھیک کرتی جاتی ہے۔)

بوڑھا مرد۔ تمھیں پہلے سے تیار ہو جانا چاہئے تھا۔ تمھارے پاس کافی وقت تھا۔

بوڑھی عورت۔ میرے کپڑے کتنے خراب ہیں۔ میں کتنا پرانا سا فراک پہنے ہوئے ہوں اور یہ بھی بالکل ملا دلا ہے۔

بوڑھا مرد۔ تمھیں اس پر استری کر لینی چاہئے تھی۔ ـــــ جلدی چلو۔ مہمان ہمارے انتظار میں سوکھ رہے ہونگے۔

(بوڑھا آدمی بوڑھی عورت کے ساتھ جواب تک بڑبڑا رہی ہے۔ گیلری میں جاتا ہے۔ ایک منٹ ہمیں ان کی صورت نظر نہیں آتی صرف دروازہ کھولنے اور پھر اسے بند کرنے کی آواز آتی ہے۔

بوڑھے آدمی کی آواز۔ آداب عرض ہے محترمہ۔ مہربانی سے اندر تشریف لائیے۔ آپ کے آنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ میری بیوی ہیں۔

بوڑھی عورت کی آواز۔ آداب عرض ہے محترمہ۔ آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ ارے ذرا دیکھ کر ـــــ کہیں آپ کا ہیٹ خراب نہ ہو جائے۔ بس اس کے اندر سے پن نکال لیجئے ـــــ اب آپ ذرا اطمینان سے بیٹھ سکیں گی۔ ـــــ نہیں ـــــ نہیں کوئی اس پر نہیں بیٹھے گا۔

بوڑھے مرد کی آواز۔ اپنا فر آپ یہاں رکھ دیجئے۔ آپ کی اجازت ہو تو میں مدد کروں ـــــ نہیں نہیں یہ خراب نہیں ہوگا۔

بوڑھی عورت کی آواز۔ آخاہ کتنا خوبصورت لباس ہے۔ اور بلاؤز میں کتنے اچھے اچھے رنگوں کے پھول بنے ہیں ـــــ لیجئے نان ختائیاں کھائیے۔ ارے نہیں کیا بات کرتی ہیں۔ آپ موٹی کہاں ہیں ـــــ بس ذرا

گون مول ـــــ اپنی چھتری یہاں رکھ دیجئے۔
بڈھے کی آواز۔ آئیے میرے ساتھ آئیے۔
بڈھا آدمی۔ (سامنے آتے ہوئے) میں ایک معمولی حیثیت کا آدمی ہوں۔
(بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت واپس آتے ہیں۔ ان کے درمیان نوجوان مہمان خاتون ہے جو نظر نہیں آتی۔ دونوں سامنے کی طرف آتے ہیں اس وقت وہ اس (غیر مرئی) بن دیکھی خاتون سے باتیں کر رہے ہیں جو دونوں کے درمیان چل رہی ہے)
بڈھا آدمی۔ (بن دیکھی خاتون سے) موسم تو اچھا تھا؟
بڑھی عورت۔ (بن دیکھی خاتون سے) آپ زیادہ تھکی تو نہیں۔
بوڑھا آدمی۔ (خاتون سے) پانی کے کنارے پر
بوڑھی عورت۔ (خاتون سے) یہ تو آپ کی ذرّہ نوازی ہے۔
بڈھا آدمی۔ (خاتون سے) میں ابھی آپ کے لئے ایک کرسی لاتا ہوں۔
(بوڑھا بائیں طرف سے باہر جاتا ہے۔ وہ نمبر چھ دروازے سے باہر نکلتا ہے)
بوڑھی عورت۔ (نوجوان خاتون سے) ابھی آپ اس کرسی پر بیٹھ جائیے۔ دیکھئے تکلف نہ کیجئے۔ (ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور دوسری پر خود بیٹھ جاتی ہے۔ وہ بن دیکھی خاتون کے دائیں طرف ہے) یہاں ذرا گرمی محسوس ہو رہی ہے۔ ہیں نا ـــــ (خاتون کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہے۔) آپ کی پنکھی کتنی خوبصورت ہے۔ میرے شوہر نے بھی مجھے اس سے ملتی جلتی ایک پنکھی دی تھی کوئی تہتر سال پہلے ـــــ وہ میرے پاس اب تک موجود ہے۔ میری سالگرہ کے دن انہوں نے وہ تحفہ دیا تھا۔
(اس دوران میں بوڑھا کرسی لے کر نمبر، دروازے سے اندر آتا ہے۔ اور اسے بن دیکھی خاتون کی کرسی کے بائیں طرف رکھ دیتا ہے۔ اور پھر خود اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ اب بن دیکھی نوجوان خاتون اس معمر جوڑے کے درمیان بیٹھی ہوئی ہے۔ بوڑھا اور بڑھیا بن دیکھی خاتون کی طرف دیکھتے ہیں مسکراتے ہیں۔ اپنا سر ہلاتے ہیں۔ اور ہاتھ ملتے ہیں۔ ان کی حرکات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بن دیکھی خاتون کی باتیں غور سے سن رہے ہیں۔)
بوڑھا آدمی۔ نہیں محترمہ زندگی کبھی سستی نہیں ہوتی۔
بوڑھی عورت۔ (بن دیکھی خاتون سے) آپ بالکل ٹھیک کہتی ہیں (خاتون کچھ کہتی ہے) آپ ٹھیک کہتی ہیں کہ اب ان چیزوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے (لہجہ بدلتے ہوئے) شاید میرے شوہر اس کے لئے کچھ

کر سکتے ہیں۔ وہ آج اس سلسلے میں ایک اعلان کرنے والے ہیں۔
بوڑھا آدمی۔ شش ــ شش ـ سیمرامس ابھی اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ (بن دیکھی خاتون سے)
معاف کیجئے گا محترمہ ــــــ ابھی سے آپ کو مشتاق بنانے کی معافی چاہتا ہوں (خاتون کچھ کہتی
ہے) عزیز خاتون اصرار نہ کیجئے۔
(بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت مسکراتے ہیں اور پھر ہنستے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کہانی سے بہت
لطف اندوز ہو رہے ہیں جو بن دیکھی خاتون سنا رہی ہیں۔ اور پھر ایک لمحے کے لئے بالکل خاموشی
چھا جاتی ہے اور بوڑھے اور بڑھیا کے چہرے ہر قسم کے تاثرات سے خالی نظر آتے ہیں۔)
بوڑھا آدمی۔ (بن دیکھی خاتون سے) واقعی آپ بالکل ٹھیک کہتی ہیں۔
بوڑھی عورت۔ جی ہاں ــــ جی ہاں ــــــ نہیں بالکل نہیں۔
بوڑھا آدمی۔ جی ہاں ــــ جی ہاں ــــــ ہرگز نہیں
بوڑھی عورت۔ کیا کہا ؟
بوڑھا مرد۔ نہیں ؟
بوڑھی عورت ۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔
بوڑھا مرد۔ (ہنستا ہے) یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
بوڑھی عورت۔ (ہنستی ہے) ارے واقعی ــــ ؟ (بوڑھے سے) کس قدر دلکش خاتون ہیں۔
بوڑھا آدمی۔ (بوڑھی عورت سے) انہوں نے تمہیں اپنا گرویدہ بنا لیا ہے (بن دیکھی خاتون سے) مبارک
پیش کرتا ہوں۔
بوڑھی عورت۔ (بن دیکھی خاتون سے) آپ آجکل کے نوجوانوں کی طرح نہیں ہیں۔
بوڑھا آدمی۔ (بڑی دقت سے نیچے جھک کر ہاتھ بڑھاتا ہے، وہ کسی ایسی چیز کو جو بن دیکھی خاتون کے ہاتھ
سے گر گئی ہے، اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے) میں اٹھاتا ہوں۔ آپ تکلیف نہ کیجئے ــــ میں !
ــــ خوب ! ــــ آپ مجھ سے زیادہ پھرتیلی ہیں۔
بوڑھی عورت۔ وہ تم سے کم عمر ہیں۔
بوڑھا مرد۔ ضعیفی ایک بھاری بوجھ ہے۔ میری یہی دعا ہے کہ آپ کی جوانی سدا بہار ہو۔
بوڑھی عورت۔ (بن دیکھی خاتون سے) میرے شوہر بہت پُرخلوص ہیں ان کی ہر بات دل سے نکلتی ہے
(بوڑھے سے) میرے پیارے۔ میرے عزیز (چند لمحے خاموشی طاری رہتی ہے۔ بوڑھا اور بڑھیا

بن دیکھی خاتون کی طرف دیکھتے ہیں اور بڑے مہذب انداز سے مسکراتے ہیں۔ ان کے چہرے صرف ایک طرف سے نظر آ رہے ہیں۔ پھر وہ حاضرین کی طرف دیکھتے ہیں اور پھر بن دیکھی خاتون کی طرف اس کی مسکراہٹ کا جواب وہ مسکراہٹ سے دیتے ہیں اور اس کے سوالوں کا جواب اپنے فقروں سے)

بوڑھی عورت۔ یہ آپ کی عنایت ہے کہ آپ ہم لوگوں میں اتنی دلچسپی لے رہی ہیں۔

بوڑھا مرد۔ ہم لوگ ایک الگ تھلگ اور خاموش زندگی گزارتے ہیں۔

بوڑھی عورت۔ میرے شوہر آدم بیزار نہیں ہیں۔ لیکن انہیں تنہائی سے عشق ہے۔

بوڑھا مرد۔ ہمارے پاس ایک ریڈیو ہے، کبھی کبھی میں مچھلی کا شکار کرتا ہوں۔ اور پھر یہاں کشتیاں بھی بڑی باقاعدگی سے آتی ہیں۔

بوڑھی عورت۔ اتوار کے دن دو کشتیاں صبح کے وقت آتی ہیں، دو شام کو اور پھر اس کے علاوہ نجی طور پر بھی لوگ آتے رہتے ہیں۔

بوڑھا آدمی۔ (خاتون سے) جب مطلع صاف ہوتا ہے تو چاند چمکتا ہے۔

بوڑھی عورت۔ (بن دیکھی خاتون سے) خانہ ساز جنرل کی حیثیت سے میرے شوہر اپنے سب فرائض بڑی محنت سے انجام دیتے ہیں۔ وہ ہر وقت ان ہی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ ویسے اس عمر میں اگر وہ چاہیں تو چیزوں کو ان کے حال پر بھی چھوڑ سکتے ہیں۔

بوڑھا مرد۔ (بن دیکھی خاتون سے) مرنے کے بعد میں سب چیزوں کو ہمیشہ کے لئے ان کے حال پر چھوڑ دوں گا۔

بوڑھی عورت۔ میرے لاڈلے خدا کے لئے ایسی بات منہ سے نہ نکالو۔ (بن دیکھی خاتون سے) ہمارے عزیز اور میرے شوہر کے دوست جو بھی ان میں سے باقی بچے ہیں، اکثر یہاں آتے رہتے ہیں۔ ——

—— دس سال پہلے ——

بوڑھا آدمی (بن دیکھی خاتون سے) اور جاڑے کے دنوں میں آتشدان کے قریب ایک کتاب کی رفاقت اور ایک طویل زندگی کی یادیں۔

بوڑھی عورت۔ ایک سیدھی سادھی لیکن بامعنی زندگی...... میرے شوہر بڑی باقاعدگی سے دو گھنٹے روز اپنے پیغام کے سلسلے میں کام کرتے ہیں۔

(دروازے کی گھنٹی بجتی ہے۔ چند سکنڈ کے بعد ایک کشتی کے واپس جانے کی آواز آتی ہے)

بوڑھا مرد۔ (بن دیکھی خاتون سے) معاف کیجئے گا محترمہ ابھی ایک منٹ میں آتا ہوں (بوڑھی عورت سے)

کچھ کرسیاں لے کر آؤ۔ جلدی کرو۔
(گھنٹی بہت زور سے بجتی ہے بوڑھا مرد تیزی سے جھکا ہوا نمبر ۲۔ دروازے کی طرف جاتا ہے۔ بوڑھی عورت لنگڑاتی ہوئی دائیں دروازے کی طرف جاتی ہے جو حاضرین کی نظروں سے چھپا ہوا ہے وہ بڑی مشکل سے تیز چلنے کی کوشش کر رہی ہے ـــــ بینڈ کی آواز آتی ہے)

بوڑھا آدمی۔ معلوم ہوتا ہے کوئی اہم آدمی آیا ہے' (وہ تیزی سے آگے بڑھ کر نمبر ۲ دروازہ کھولتا ہے جس میں سے بن دیکھا کرنل داخل ہوتا ہے۔ اس وقت شاید مناسب ہوگا کہ حاضرین کو بینڈ کی آواز آئے اور "افسر اعلیٰ زندہ باد" کے نعرے سنائی دیں۔ بن دیکھے کرنل کو دیکھ کر بوڑھا آدمی بڑے ادب سے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔) آخاہ کرنل (فوجی انداز میں سلام کرتا ہے) تسلیم عرض ہے عزیز کرنل ـــــ آپ کی آمد میرے لئے باعث عزت ہے ـــــ مجھے ـــــ مجھے ـــــ اس کی توقع نہ تھی۔ ـــــ لیکن ـــــ حقیقت میں ـــــ مختصراً ـــــ مجھے آپ کو خوش آمدید کہنے کا فخر حاصل ہے۔ "وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے" (کرنل سے مصافحہ کرتا ہے۔ ہاتھ ملاتے ہوئے ادب سے جھکتا ہے اور پھر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے) لیکن تکلف برطرف مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ میں اپنے آپ کو اس عزت افزائی کا اہل سمجھتا ہوں ـــــ مجھے اس پر فخر ہے ـــــ اس میں شک نہیں ـــــ لیکن میں اس عزت کا اہل ہوں۔

(بوڑھی عورت ایک کرسی لئے دائیں طرف سے داخل ہوتی ہے۔)

بوڑھی عورت۔ واہ واہ کتنی حسین وردی ہے اور کیسے خوبصورت تمغے لگے ہیں ـــــ یہ کون ہیں میرے پیارے؟

بوڑھا مرد۔ ارے تم نہیں پہچانیں۔ یہ کرنل ہیں۔

بوڑھی عورت۔ اوہ۔

بوڑھا مرد۔ (بوڑھی عورت سے) ذرا ان کے تمغے اور ربن تو گنو (کرنل سے) یہ میری بیوی ہیں سمیرا مس۔ (بوڑھی عورت سے) ادھر آؤ تا کہ کرنل سے تمہارا تعارف کرا سکوں (بوڑھی عورت کرسی گھسیٹتی ہوئی قریب آتی ہے۔ قریب آکر ادب سے جھکتی ہے کرسی اب بھی اس کے ہاتھ میں ہے۔ بوڑھا مرد کرنل سے) میری بیوی (بوڑھی عورت سے) کرنل۔

بوڑھی عورت۔ خوش آمدید کرنل ـــــ آپ کا مزاج تو بخیر ہے۔ آپ میرے شوہر کے پرانے ساتھی ہیں۔ وہ جنرل ہیں

بوڑھا آدمی۔ (جھنجھلا کر) خانہ ساز جنرل ـــــ خانہ ساز جنرل۔ (بن دیکھا کرنل بوڑھی عورت کے ہاتھ

دیتا ہے۔ جس کا اندازہ بوڑھی عورت کے ہاتھ اٹھانے کے اندازے ہوتا ہے۔ جذبات سے متاثر ہوکر بوڑھی عورت اپنی کرسی چھوڑ دیتی ہے۔)

بوڑھی عورت۔ واقعی کتنے مہذب انسان ہیں۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ یہ ایک بلند پایہ انسان ہیں ــــ ایک بلند انسان (کرسی اٹھاتی ہے کرنل سے) یہ کرسی آپ کے لئے ہے۔ اس طرف سے آیئے ــــ (سب اسٹیج کے سامنے کی طرف آتے ہیں۔ بوڑھی عورت کرسی گھسیٹ کر لا رہی ہے۔ کرنل سے) جی ہاں ایک مہمان آچکی ہیں اور ہم اور بہت سے لوگوں کی آمد کے منتظر ہیں۔ (بوڑھی عورت دائیں طرف کرسی رکھ دیتی ہے) یہاں تشریف رکھئے۔ (بوڑھا ان دیکھے مہمانوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتا ہے۔)

بوڑھا آدمی۔ ایک نوجوان خاتون۔

بوڑھی عورت۔ ہماری ایک عزیز دوست۔

بوڑھا آدمی۔ (کرنل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کرنل ــــ ایک مشہور سورما۔

بوڑھی عورت۔ (اس کرسی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو وہ ابھی لائی ہے۔) اس کرسی پر بیٹھئے۔

بوڑھا آدمی۔ (بوڑھی عورت سے) نہیں۔ نہیں۔ دیکھتی نہیں ہو کہ کرنل خاتون کے پاس بیٹھنا چاہتے ہیں۔ (بن دیکھا کرنل دائیں طرف سے تیسرے نمبر کی کرسی پر بیٹھتا ہے۔ بن دیکھی خاتون دائیں طرف سے دوسرے نمبر کی کرسی پر بیٹھی ہیں۔ اس وقت وہ آپس میں بن سنی آوازیں باتیں کر رہے ہیں بوڑھا اور بڑھیا ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔ بوڑھا مرد خاتون کی کرسی کے بائیں طرف کھڑا ہے اور بوڑھی عورت کرنل کی کرسی کے دائیں طرف کھڑی ہے۔

بوڑھی عورت۔ (جو بن دیکھے مہمانوں کی باتیں سن رہی ہے) ارے یہ تو حد سے آگے بڑھے جا رہے ہیں۔

بوڑھا مرد۔ شاید (دونوں بن دیکھے مہمانوں کی نظر بچا کر ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہیں۔ دونوں ان کی باتیں سن رہے ہیں جو انہیں ناگوار گزر رہی ہیں۔ بوڑھا مرد ایک دم بولنا شروع کر دیتا ہے) ہاں کرنل وہ لوگ ابھی یہاں نہیں پہنچے لیکن بس آنے ہی والے ہوں گے۔ اور مقرر میری جگہ تقریر کرے گا اور میرے پیغام کے معنی کی وضاحت کرے گا...... ارے کرنل ذرا سوچ سمجھ کر ــــ ان خاتون کے شوہر کسی لمحہ بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔

بوڑھی عورت۔ (بوڑھے مرد سے) یہ کون صاحب ہیں؟

بوڑھا مرد۔ (بوڑھی عورت سے) میں نے تمہیں بتا تو دیا۔ یہ کرنل ہیں۔
بوڑھی عورت۔ مجھے معلوم ہے۔ مجھے معلوم ہے۔
بوڑھا مرد۔ تو پھر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟
بوڑھی عورت۔ اپنی معلومات بڑھانے کے لئے۔ کرنل دیکھئے بجھی ہوئی سگرٹ فرش پر نہ پھینکئے۔
بوڑھا آدمی۔ (کرنل سے) کرنل — کرنل، میں بالکل بھول گیا۔ پچھلی لڑائی میں آپ ہارے تھے یا جیتے تھے۔
بوڑھی عورت۔ (بن دیکھی خاتون سے) لیکن پیاری بہن۔ تم ایسا ہرگز نہ ہونے دو۔
بوڑھا آدمی۔ مجھے دیکھئے۔ مجھے دیکھئے۔ کیا میں ایک ناکارہ سپاہی معلوم ہوتا ہوں۔ ایک بار کرنل بیماری کے دوران میں۔
بوڑھی عورت۔ یہ بالکل حد سے آگے بڑھے جا رہے ہیں۔ مجھے تو شرم محسوس ہو رہی ہے۔ (کرنل کی بن دیکھی آستین پکڑ کر ہلاتی ہے۔) ذرا ان کی باتیں سنو۔ جان من، تم انہیں روکتے کیوں نہیں ہو۔
بوڑھا مرد۔ میں نے تن تنہا دو سو نو آدمیوں کا خاتمہ کر دیا۔ ہم نے انہیں یہ نام اس لئے دیا تھا۔ کہ وہ بہت اونچا کود کر اپنی جان بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ بہرحال کھیوں کی تعداد ان سے زیادہ تھی اور پھر یہ کوئی اچھا مذاق بھی نہیں — لیکن خدا کا شکر ہے۔ اپنی اخلاقی قوت کے بل بوتے پر میں نے ..... کیا مطلب؟ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔
بوڑھی عورت۔ (کرنل سے) میرے شوہر کبھی جھوٹ نہیں بولتے، یہ ضرور ہے کہ ہم لوگ بوڑھے ہو گئے ہیں لیکن ہم باعزت لوگ ہیں۔
بوڑھا مرد۔ (غصہ میں بھرا ہوا ہے) ایک بہادر آدمی کے لئے نیک ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر وہ صحیح معنوں میں بہادر کہلانا چاہتا ہے۔
بوڑھی عورت۔ (کرنل سے) میں آپ کو ایک مدت سے جانتی ہوں لیکن مجھے آپ سے کبھی ایسی امید نہ تھی ہم باعزت اور خوددار لوگ ہیں۔
بوڑھا آدمی۔ (تھرائی ہوئی آواز میں) میں اب بھی ہتھیار سج کر میدان جنگ میں لڑ سکتا ہوں۔ (گھنٹی بجتی ہے) معاف کیجئے۔ مجھے دروازہ کھولنا ہے (گھبراہٹ میں وہ بن دیکھی خاتون کی کرسی سے ٹکرا جاتا ہے۔ خاتون گر جاتی ہے) ارے معاف کیجئے۔
بوڑھی عورت۔ (تیزی سے قریب آتی ہے) ارے آپ کو چوٹ تو نہیں لگی۔
(بوڑھی عورت اور بوڑھا مرد بن دیکھی خاتون کو سہارا دے کر اٹھاتے ہیں۔)
بوڑھی عورت۔ ارے۔ ارے۔ آپ کے کپڑے خراب ہو گئے۔ زمین ذرا میلی ہے (بن دیکھی خاتون کے کپڑے جھا

(گھنٹی دو بار بجتی ہے۔)

بوڑھا آدمی۔ معاف کیجئے۔ معاف کیجئے (بوڑھی عورت) جاؤ ایک کرسی لاؤ۔

بوڑھی عورت۔ (بن دیکھے مہمانوں سے) معاف کیجئے گا۔ میں ابھی آتی ہوں

(بوڑھا آدمی نمبر ۳ دروازہ کھولنے جاتا ہے، بوڑھی عورت نمبر ۵ دروازے سے کرسی لینے جاتی ہے۔ وہ نمبر ۸ دروازے سے واپس آتی ہے۔)

بوڑھا آدمی۔ (دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے) ....

.......(دروازہ کھولتا ہے) آحاہ یہ آپ ہیں۔ محترمہ ــــ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا ــــ ویسے ــــ یعنی کہ ــــ میں تو اس لمحے کا تصور بھی نہ کرسکتا تھا۔ آہ عزیز خاتون ــــ عزیز خاتون ــــ میں تمام عمر آپ ہی کے بارے میں سوچتا رہا ہوں۔ ــــ لوگ آپ کو حسینہ کہا کرتے تھے ــــ یہ آپ کے شوہر نہیں ؟ ــــ ہاں۔ ہاں کیوں نہیں ــــ کسی نے مجھے بتایا تھا ــــ آپ بالکل نہیں بدلیں ــــ لیکن نہیں آپ کی ناک لمبی ہوگئی ہے اور شاید کچھ سوجی ہوئی بھی ہے۔ پہلی نظر میں تو مجھے کچھ اندازہ نہیں ہوا۔ لیکن اب محسوس ہو رہا ہے ــــ کافی لمبی ہوگئی ہے ــــ آہ کتنی افسوس ناک بات ہے ــــ آپ نے جان بوجھ کر تو اسے لمبا نہیں کیا ؟ ــــ تو پھر یہ کیسے ہوا ؟ .... آہستہ آہستہ معاف کیجئے گا۔ جناب عالی اور عزیز دوست ۔ امید ہے کہ آپ مجھے عزیز دوست کہنے کی اجازت دیں گے۔ میں آپ کی بیوی کو آپ سے بہت پہلے سے جانتا ہوں۔ یہ عین مین ایسی ہی تھیں۔ بس ان کی ناک بالکل مختلف تھی۔ ــــ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب ــــ معلوم ہوتا ہے آپ دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں۔ (بوڑھی عورت آٹھ نمبر کے دروازے سے ایک کرسی لیکر داخل ہوتی ہے) سمیرامس دو مہمان اور آئے ہیں۔ ہمیں ایک اور کرسی کی ضرورت پڑے گی (بوڑھی عورت چاروں کرسیوں کے پیچھے وہ کرسی رکھ دیتی ہے اور ۸ نمبر کے دروازے سے باہر جاتی ہے اور چند لمحے بعد ۵ نمبر کے دروازے سے واپس آتی ہے۔ اس وقت تک بوڑھا مرد اور دونوں مہمان بوڑھی عورت کے قریب آگئے ہیں) آیئے آیئے اس طرف آیئے (بوڑھی عورت سے) دیکھو اور مہمان آئے ہیں میں بھی ان لوگوں کا تعارف کراتا ہوں۔ ــــ اچھا تو محترمہ ــــ آہ حسینہ حسینہ ۔مس حسینہ ــــ اسی نام سے مشہور تھیں۔ اور اب تمہاری کمر بالکل جھک چکی ہے ــــ آہ جناب ــــ میرے لئے تو یہ اب بھی وہی پرانی حسینہ ہیں ان کے بال سفید ہیں

لیکن سفید بالوں کے نیچے بھورے بال بھی نظر آ سکتے ہیں — اور نیلے بھی — اس میں کوئی شک نہیں۔ ...... آیئے آیئے قریب آیئے — یہ کیا ہے جناب — میری بیوی کے لئے تحفہ؟ — (بوڑھی عورت کرسی لئے ہوئے داخل ہوتی ہے) سمیرامس یہ حسینہ ہیں — یعنی کہ — (بن دیکھے کرنل اور بن دیکھی خاتون سے) یہ کماری معاف کیجئے شری متی حسینہ ہیں — مسکرانے کی ضرورت نہیں — اور یہ ہیں ان کے شوہر (بوڑھی عورت سے) یہ میری بچپن کی دوست ہیں — میں اکثر تم سے ان کا ذکر کیا کرتا تھا — اور یہ ہیں ان کے شوہر (کرنل اور بن دیکھی خاتون سے) اور ان کے شوہر۔

بوڑھی عورت۔ واقعی کتنے اچھے انداز سے تعارف کراتے ہیں میرے شوہر ان کے طور طریق کتنے شائستہ ہیں — آداب عرض ہے محترمہ آداب عرض ہے جناب (پہلے دو مہمانوں کی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے) جی ہاں یہ ہمارے دوست ہیں۔

بوڑھا آدمی۔ (بوڑھی عورت سے) دیکھو یہ تمہارے لئے تحفہ لائے ہیں (بوڑھی عورت تحفہ لیتی ہے)

بوڑھی عورت۔ یہ کیا ہے جناب۔ پھول، پالنا، کوا یا گوگوشے کا درخت؟

بوڑھا مرد۔ (بوڑھی عورت سے) نہیں، نہیں دیکھتی نہیں ہو۔ یہ ایک تصویر ہے۔

بوڑھی عورت۔ آہ کس قدر خوبصورت تصویر ہے شکریہ جناب (بن دیکھی خاتون سے) کیا آپ اسے دیکھنا چاہتی ہیں عزیز دوست۔

بوڑھا مرد۔ (بن دیکھے کرنل سے) کیا آپ سے دیکھنا چاہتے ہیں۔

بوڑھی عورت۔ (حسینہ کے شوہر سے) ڈاکٹر، ڈاکٹر مجھے متلی کی شکایت ہے۔ مجھے گرم پسینے آتے ہیں۔ میرا سر چکراتا ہے۔ میرے بدن میں درد اور چبھن ہے۔ میرا پاؤں سن ہو گیا ہے۔ میری آنکھوں کو سردی لگ گئی ہے۔ میری انگلیوں کو زکام ہو گیا ہے، میرا جگر خراب ہے۔ آہ ڈاکٹر ڈاکٹر

بوڑھا مرد۔ یہ صاحب ڈاکٹر نہیں ہیں۔ مصوّر ہیں۔

بوڑھی عورت۔ (پہلی بن دیکھی خاتون سے) اگر آپ اسے دیکھ چکی ہوں تو مہربانی سے وہاں ٹانگ دیجئے۔ (بوڑھے سے) اس سے کیا ہوتا ہے۔ یہ بہرحال دلکش ہیں ان کی شخصیت چکا چوند کر دینے والی ہے (مصور سے) یہ میں آپ کی خوشامد میں نہیں کہہ رہی۔ ......

(بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت کرسیوں کے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے کافی قریب ہیں۔ ان کی کمریں تقریباً ایک دوسرے سے چھو رہی ہیں۔ بوڑھا حسینہ سے باتیں کر رہا ہے اور بڑھیا مصور سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ پہلے دو مہمانوں کی باتوں کا جواب بھی دے رہے ہیں

جس کا اندازہ ان کے سر اور چہرے کی جنبش سے ہوتا ہے)

بوڑھا مرد۔ (حسینہ سے) میں بہت متاثر ہوں۔ تم میرے لئے اب بھی وہی ہو۔ ہر بات کے باوجود۔ میں نے تم سے محبت کی ہے۔ ایک سو سال پہلے ـــــ لیکن اب ہر چیز کتنی بدل چکی ہے ـــــ نہیں نہیں تم بالکل نہیں بدلیں ـــــ مجھے تم سے محبت تھی ـــــ مجھے تم سے محبت ہے۔

بوڑھی عورت۔ (مصور سے) ارے جناب۔ ہائے اللہ

بوڑھا مرد (کرنل سے) مجھے اس سلسلے میں آپ سے پورا اتفاق ہے۔

بوڑھی عورت۔ (مصور سے) ہاں جناب ـــــ ضرور ـــــ ضرور ـــــ ضرور۔ (پہلی خاتون سے) اسے لٹکانے کا شکریہ اگر آپ کو تکلیف ہوئی ہو تو معاف کیجئے گا۔

(اس وقت روشنی تیز ہو جاتی ہے اس کے بعد جیسے جیسے بن دیکھے مہمان آتے ہیں روشنی تیز سے تیز تر ہوتی جاتی ہے)

بوڑھا آدمی۔ (حسینہ سے باریک آواز میں) پچھلے سال کی برف اب کہاں ہے۔

بوڑھی عورت۔ (مصور سے) ارے جناب ـــــ ارے جناب ـــــ ہائے اللہ

بوڑھا مرد۔ (بن دیکھی خاتون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حسینہ سے) یہ ایک نوجوان دوست ہیں۔ یہ بہت پیاری ہیں۔

بوڑھی عورت (مصور سے کرنل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ فوج میں کرنل ہیں ـــــ یہ میرے شوہر کے ساتھی ہیں ـــــ یہ ان سے کم درجے کے فوجی ہیں ـــــ میرے شوہر جنرل ہیں۔

بوڑھا آدمی۔ (حسینہ سے) تمہارے کان پہلے تو اتنے نوکیلے نہیں تھے۔ میری حسینہ۔

(بوڑھی عورت اس وقت مصور کے ساتھ فلرٹ کر رہی ہے۔ وہ بڑے مضحکہ خیز انداز میں بن بن کر مسکراتی ہے اور مصور کو اپنے موٹے سرخ موزے دکھاتی ہے۔ اور اپنے بہت سے پیٹی کوٹ اٹھا اٹھا کر دکھاتی ہے۔ اور نیچے پہنا ہوا ایک لباس دکھاتی ہے جس میں بہت سے چھید ہیں۔ اپنی جھریاں پڑے ہوئے سینوں کو کھول کھول کر دکھاتی ہے۔ کولھوں پر ہاتھ رکھ رکھ کر مٹکتی ہے اور اپنی ٹانگیں پسار کر بدن آگے کو نکالتی ہے اور طوائفوں کے انداز میں ہنستی ہے۔ یہ حرکتیں جو اس کے پچھلے اور اگلے طور طریق سے بہت مختلف ہیں، اور جو اس کی دبی ہوئی شخصیت کا اظہار کرتی ہیں کچھ دیر جاری رہتی ہیں اور پھر ایک دم بند ہو جاتی ہیں۔)

بوڑھی عورت۔ اچھا تو آپ کا خیال ہے کہ میں اس کے لئے بہت بڈھی ہوں ـــــ کیا واقعی۔

بوڑھا مرد۔ (حسینہ سے بڑے رومانٹک انداز میں) جب ہم نوجوان تھے تو چاند کے بدن میں ایک دھڑکتا ہوا دل تھا ـــــ آہ اگر اس وقت ہم نے جرأت رندانہ سے کام لیا ہوتا ـــــ لیکن ہم تو اس وقت بچے تھے۔ کاش کہ ہم اس گذرے ہوئے زمانہ کو واپس لا سکتے ـــــ کیا اب یہ ممکن نہیں وہ دن ٹرین کی سی تیز رفتاری سے ہمارے سامنے سے گزر گئے۔ اور گذرا ہوا وقت ہمارے جسم پر اپنے پہیوں کے نشان چھوڑ گیا ہے ـــــ کیا سرجن معجزے دکھا سکتے ہیں ـــــ ؟ ـــــ تمہارا کیا خیال ہے ؟ ـــــ

(کرنل سے) میں ایک سپاہی ہوں۔ اور آپ بھی۔ سپاہی تمام عمر جوان رہتے ہیں۔ جنرل دیوتاؤں کی مانند ہوتے ہیں۔ جن کی جوانی سدا بہار ہے۔ (حسینہ سے) اور ہونا بھی یہی چاہئے ـــــ افسوس ـــــ صد افسوس ـــــ ہر چیز ہمارے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔ ـــــ ہم ایک ساتھ مسرت کی سرحدوں میں قدم رکھ سکتے تھے ـــــ یہ ممکن تھا ـــــ یہ بالکل ممکن تھا ـــــ شاید برف کے نیچے پھر سے نئی کونپلیں پھوٹ رہی ہیں۔

بوڑھی عورت۔ (مصور سے) خوشامدی ـــــ مکار ـــــ اوہ ـــــ اچھا ـــــ اچھا تو میں اپنی عمر سے چھوٹی معلوم ہوتی ہوں .... تم بڑے جادوگر ہو ـــــ تم کتنے دل ربا ہو۔

بوڑھا مرد۔ (حسینہ سے) کیا تم میری آئی سولڈ ہو گی اور مجھے اپنا ٹرسٹن بننے کی اجازت دو گی ـــــ حسن صرف ظاہری نقش و نگار میں نہیں ہوتا ـــــ حسن دل میں ہوتا ہے ـــــ کیا تم یہ بات سمجھتی ہو ـــــ ہمارا ایک ساتھ حسن اور مسرت کی ابدی فضاؤں میں پرواز کرنا ممکن تھا۔ ـــــ ابدی فضاؤں میں ـــــ ہم نے جرأت رندانہ سے کام کیوں نہیں لیا؟ ـــــ ہم اتنے بہادر نہیں تھے ـــــ اب ہر چیز ہاتھ سے نکل چکی ہے ـــــ ہر چیز

بوڑھی عورت۔ (مصور سے) ہائے اللہ ہائے اللہ ـــــ نہیں ـــــ نہیں ـــــ ہی ـــــ ہی ـــــ مجھے جھرجھری آرہی ہے ـــــ اور تم ـــــ کیا تمہیں بھی گدگدی اٹھتی ہے۔ تو لاؤ میں اٹھاؤں ـــــ مجھے شرم آرہی ہے ـــــ تمہیں میرا بیٹی کوٹ زیادہ اچھا لگ رہا ہے یا پلیسکرٹ

بوڑھا مرد۔ (حسینہ سے) ایک خانہ ساز جنرل کی زندگی کسی طرح بھی قابل رشک نہیں ہوتی۔

بوڑھی عورت۔ (پہلی بن دیکھی خاتون کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے) کریپ ڈی شین بنانے کی ترکیب ؟ ـــــ گائے کی چائے، بادل کے چاول اور تھوڑی سی سنر کی شکر۔ (تصویر بنانے والے سے) تمہاری انگلیوں سے ہوشیاری ٹپکتی ہے ـــــ پھر بھی ـــــ اوہ۔

بوڑھا مرد (حسینہ سے) میری نیک بیوی سمیرامس نے اب میری ماں کی جگہ لے لی ہے۔ (کرنل سے) کرنل جیسا کہ میں آپ سے اکثر کہتا رہتا ہوں، حقیقت جو بھی ہو ہمیں اس کا سامنا کرنا چاہئے (وہ حسینہ کی طرف مڑجاتا ہے)

بوڑھی عورت (مصور سے) تو کیا واقعی تمہارا یہ خیال ہے کہ ہر عمر میں بچے ہو سکتے ہیں ـــــ یعنی کہ ہر عمر میں۔

بوڑھا مرد (حسینہ سے) بس انہیں چیزوں نے مجھے سہارا دیا ہے۔ میری روحانی زندگی، ذہنی سکون۔ اخلاقی قوت۔ میری علمی تحقیقات۔ اور میرا پیغام

بوڑھی عورت (مصور سے) میں نے آج تک کبھی اپنے شوہر، جنرل کے ساتھ بیوفائی نہیں کی ـــــ ارے اتنے زور سے نہیں ـــــ میں گری جارہی ہوں ـــــ میں تو صرف ان کی غریب ماں ہوں ـــــ ان کی بوڑھی ضعیف ماں (مصور کو ہاتھ سے ہٹاتی ہے) میرا ضمیر مجھے اس کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ آنسو اسی لئے ہیں ـــــ میرے لئے اب سیب کے درخت کی شاخ ٹوٹ چکی ہے ـــــ تم کسی اور کو ڈھونڈو ـــــ میں گلاب کی کلیاں جننا نہیں چاہتی۔

بوڑھا مرد یہ سب ایک بلند زندگی کی مصروفیات ہیں۔

(بوڑھا آدمی اور بوڑھی عورت حسینہ اور اس کے شوہر کو ساتھ لیکر آگے آتے ہیں اور انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہیں۔

بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت بیٹھئے، بیٹھئے، تشریف رکھئے۔

(بوڑھا اور بڑھیا بھی کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں بوڑھا بائیں طرف اور بڑھیا دائیں طرف اور ان کے درمیان چار خالی کرسیاں ہیں۔ بہت دیر تک ایک خاموش مکالمہ جاری رہتا ہے۔ کبھی کبھی بوڑھا اور بڑھیا ـــــ ہاں ـــــ ہاں یا نہیں کہتے ہیں۔ یہ دونوں بن دیکھے مہمانوں کی باتیں سن رہے ہیں

بوڑھی عورت (مصور سے) ہمارا ایک بیٹا تھا۔ ـــــ ظاہر ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے ـــــ لیکن وہ کہیں چلا گیا ہے ـــــ یہ ایک عام کہانی ہے ـــــ یا پھر غیر معمولی سی بات ہے ـــــ وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر چلا گیا ـــــ اس کا دل سونے کا تھا ـــــ یہ بہت دنوں کی بات ہے ـــــ ہم کو اس سے بے انتہا محبت تھی ـــــ وہ غصہ میں بھرا ہوا نکل گیا ـــــ میں نے اور میرے شوہر نے اسے روکنے کی پوری کوشش کی ـــــ وہ اس وقت سات سال کا تھا ـــــ سن شعور کو پہنچ چکا تھا ـــــ میں چلاتی ہوئی اس کے پیچھے گئی ـــــ میرے بیٹے ـــــ میرے لال ـــ لیکن اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

بوڑھا مرد نہیں افسوس ـــــ نہیں ہمارے ہاں کبھی کوئی بچہ نہیں ہوا ـــ مجھے ایک بیٹے کی تمنا تھی اور سمیرامس کو بھی اور ہم نے اس کے لئے ہر ممکن کوشش بھی کی ـــــ اور میری بیوی تو معلوم ہوتا ہے کہ ماں بننے ہی

کے لئے پیدا ہوئی تھی ـــــ لیکن شاید اسی میں ہماری کوئی بھلائی تھی ـــــ اور جہاں تک
میرا سوال ہے ـــــ تو میں تو خود ہی ایک احسان فراموش بیٹا تھا ـــــ ہائے افسوس۔ غم ضمیر
کی ملامت اور پچھتاوا ـــــ اس کے علاوہ اب ہمارے پاس اور کیا ہے۔

بوڑھی عورت۔ اس نے مجھ سے کہا "تم لوگ چڑیاں مارتے ہو ـــــ تم چڑیاں کیوں مارتے ہو؟" ـــــ لیکن ہم چڑیاں
نہیں مارتے ـــــ ہم نے تو کبھی کسی مکھی کو بھی دکھ نہیں دیا ـــــ اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے۔
لیکن اس نے ہمیں انہیں خشک نہیں کرنے دیا ـــــ اس نے مجھے اپنے قریب بھی نہ آنے دیا۔ اور کہا ـــــ
"ہاں ہاں تم لوگ چڑیاں مارتے ہو۔ تم نے سب چڑیاں مار ڈالی ہیں اس نے اپنا چھوٹا سا مکہ ہمیں دکھایا
"تم جھوٹ بولتے ہو، تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ سڑکیں مری ہوئی چڑیوں سے پٹی پڑی ہیں۔ چڑیوں
کے چھوٹے چھوٹے بچے سڑکوں پر دم توڑ رہے ہیں ـــــ نہیں دیکھو یہ چڑیوں کے گیت ہیں" ـــــ "نہیں
نہیں یہ ان کی موت کا اعلان ہے۔ آسمان خون سے سرخ ہے" ـــــ "نہیں میرے لال آسمان تو نیلا ہے"
وہ پھر چلایا ـــــ تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ مجھے تم سے بے حد محبت تھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ تم نیک ہو سڑکوں
پر مری ہوئی چڑیاں پڑی ہیں ـــــ تم نے ان کی آنکھیں نوچ لی ہیں ـــــ اماں ـــــ ابا ـــــ تم بے ایمان
ہو۔ میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا" میں اس کے پاؤں پر گر پڑی۔ اس کے باپ بھی رو رہے تھے۔
لیکن ہم اسے نہ روک سکے اور جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تب بھی بہت دیر تک اس کی
آواز آتی رہی ـــــ "اماں۔ ابا ـــــ تم ہی اس کے ذمہ دار ہو" اس کے کیا معنی ہیں؟ "ذمہ دار"

بوڑھا مرد۔ میں نے اپنی ماں کو ایک نالے میں مرنے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا۔ وہ مجھے پکارتی رہیں۔ میرے
بچے ـــــ میرے لال مجھے اکیلا مرنے کو نہ چھوڑو۔ میرے پاس ٹھہرو۔ میرا آخری وقت قریب آچکا ہے"
میں نے جواب دیا "اماں آپ بے فکر رہیئے میں ابھی آتا ہوں" ـــــ "میں جلدی میں تھا۔ میں رقص و
سرود کی محفل میں جا رہا تھا۔ رقص کرنے کے لئے۔" میں ابھی واپس آتا ہوں" لیکن جب میں واپس
لوٹا تو وہ مر چکی تھیں اور لوگوں نے انھیں ایک گہری قبر میں دفن کر دیا تھا ـــــ میں نے قبر کو
کھود ڈالا ـــــ میں نے انہیں ڈھونڈھنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ مجھے نہ مل سکیں ـــــ مجھے
معلوم ہے ـــــ بیٹے ہمیشہ اپنی ماؤں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے باپوں کو وہ کم و بیش
قتل کر دیتے ہیں ـــــ شاید زندگی اسی کا نام ہے ـــــ لیکن میں ـــــ میں اس کی خلش شدت سے
محسوس کرتا ہوں ـــــ اور دوسرے لوگ ـــــ وہ اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔

بوڑھی عورت۔ وہ چلاتا رہا۔ اماں۔ ابا میں کبھی تمہاری صورت نہیں دیکھوں گا۔

بوڑھا مرد۔ انہیں اس بات کو شدت سے محسوس کرتا ہوں دوسرے لوگ بالکل نہیں کرتے۔

بوڑھی عورت۔ میرے شوہر سے اس کا ذکر نہ کیجئے گا۔ انہیں اپنے ماں باپ سے بے انتہا محبت تھی۔ انہوں نے کبھی انہیں ایک منٹ کے لئے بھی تنہا نہیں چھوڑا ـــ وہ ہمیشہ اپنے ماں باپ کا خیال رکھتے تھے۔ ہر وقت ان کی دیکھ بھال کرتے تھے ـــ اور ان کے ماں باپ نے انہیں کی گود میں دم توڑا ـــ اس وقت ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ "تم بہترین بیٹے ثابت ہوئے، خدا تمہیں اس کا اجر دے گا۔

بوڑھا مرد۔ میں اب بھی انہیں نالے میں پڑا ہوا تصور کرسکتا ہوں ان کے ہاتھ میں جنگلی للی کا ایک پھول تھا۔ اور وہ چلا رہی تھیں۔ خدا کے لئے مجھے نہ بھولو ـــ مجھے نہ بھولو ـــ ان کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے اور وہ مجھے میرے پیار کے نام سے پکار رہی تھیں ـــ میرے منے ـ میرے گڈے مجھے یہاں اکیلا نہ چھوڑو"!

بوڑھی عورت۔ (مصور سے) اس نے کبھی ہمیں خط نہیں لکھا۔ کبھی کبھار ہمارا کوئی دوست ہمیں بتا دیتا ہے کہ اس نے اسے یہاں، وہاں دیکھا ہے۔ یا یہ کہ وہ اچھی طرح ہے یا یہ کہ وہ اچھا شوہر ہے۔

بوڑھا مرد (حسینہ سے) میرے واپس آنے سے بہت پہلے ہی انہیں دفن کر دیا گیا تھا۔ (پہلی بن دیکھی خاتون سے) جی ہاں ـــ محترمہ ہمارے ہاں ایک سینما ہال ہے ایک ریسٹوراں ہے ـــ اور غسل خانے وغیرہ۔

بوڑھی عورت۔ (کرنل سے) ہاں کرنل ـــ یہ اس لئے ہے کہ وہ

بوڑھا مرد۔ بنیادی طور پر یہی بات ہے۔

(بے ترتیب گفتگو جو کسی طرح آگے نہیں بڑھ پاتی)

بوڑھی عورت۔ بس اگر ذرا

بوڑھا مرد۔ تو ـــ میں ـــ یعنی کہ ـــ بس ـــ بالکل

بوڑھی عورت۔ پورے طور پر

بوڑھا مرد۔ ہمارے لئے اور ان کے لئے۔

بوڑھی عورت۔ تاکہ

بوڑھا مرد۔ مجھ سے ان تک

بوڑھی عورت۔ لڑکا یا لڑکی؟

بوڑھا مرد۔ دونوں

بوڑھی عورت۔ کرل بنانے والے کاغذ ـــــ اور پھر

بوڑھا مرد۔ یہ بات نہیں ہے۔

بوڑھی عورت۔ کیوں

بوڑھا مرد۔ ہاں

بوڑھی عورت۔ میں۔۔۔۔۔۔۔

بوڑھا مرد۔ پورے طور پر

بوڑھی عورت۔ پورے طور پر

بوڑھا مرد۔ (پہلی بن دیکھی خاتون سے) آپ نے کیا کہا محترمہ

(ایک طویل خاموشی۔ بوڑھا اور بڑھیا اپنی اپنی سیٹ پر بت کی طرح ساکت بیٹھے ہیں کچھ دیر بعد گھنٹی بجتی ہے)

بوڑھا مرد۔ (گھبرائے ہوئے انداز میں) کوئی اور آیا ہے، مہمان ـــ مہمان ـــ اتنے بہت سے مہمان ـــ

بوڑھی عورت۔ ہاں میں نے ابھی کشتیوں کی آواز سنی تھی۔

بوڑھا مرد۔ میں دروازے پر جاتا ہوں ـــ جاؤ کچھ کرسیاں لے آؤ۔

معاف کیجئے گا حضرات ـــ خواتین (نمبر، دروازے کی طرف جاتا ہے۔

بوڑھی عورت۔ (بن دیکھے مہمانوں سے جو پہلے سے موجود ہیں) مہربانی سے آپ لوگ تھوڑی دیر کے لئے ذرا اٹھ جائیے مقرر صاحب بس آنے ہی والے ہوں گے ہمیں کمرہ کو جلسہ کے لئے تیار کرنا ہے۔

(بوڑھی عورت ایک لائن میں سب کرسیاں لگاتی ہے۔ اب ان کی پشت حاضرین کی طرف ہے۔)

بوڑھی عورت۔ ذرا مہربانی سے ـــ ہاں بس ـــ شکریہ

بوڑھا مرد (نمبر سات دروازہ کھولتا ہے) آداب عرض ہے۔ آداب عرض ہے ـــ آئیے آئیے ـــ اندر تشریف لائیے ـــ خواتین حضرات۔

(تین چار بن دیکھے مہمان اندر آتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کچھ لوگ بہت لمبے ہیں کیونکہ بوڑھا اُچک اُچک کر ان سے ہاتھ ملا رہا ہے۔ بوڑھی عورت کرسیوں کو ایک لائن سے لگانے کے بعد بوڑھے کی طرف بڑھتی ہے۔

بوڑھا مرد۔ (تعارف کراتا ہے) میری بیوی ـــ مسٹر ـــ مسز ـــ میری بیوی۔

بوڑھی عورت۔ (اپنے شوہر سے) یہ کون لوگ ہیں میرے پیارے؟

بوڑھا مرد۔ (بوڑھی عورت سے) جاؤ کچھ کرسیاں ڈھونڈ کر لاؤ پیاری۔
بوڑھی عورت۔ آخر میں کیا کیا کروں۔

(وہ بڑبڑاتی ہوئی چھ نمبر کے دروازے سے باہر نکلتی ہے اور سات نمبر کے دروازے سے اندر آتی ہے۔ بوڑھا نئے مہمانوں کے ساتھ سامنے کے حصہ میں آتا ہے۔)

بوڑھا مرد۔ ارے ارے اپنا فلمی کیمرہ سنبھالئے۔ (تعارف جاری رکھتا ہے) ـــــ کرنل ـــــ نوجوان خاتون ـــــ حسینہ بیگم ـــــ مصور ـــــ اور یہ اخبار کے نمائندے ہیں۔ یہ لوگ بھی مقرر کا بیان سننے آئے ہیں۔ وہ بس اب آنے ہی والا ہوگا ـــــ گھبرانے کی ضرورت نہیں ـــــ آپ لوگ بور نہیں ہوں گے ـــــ سب ملا کر اب (بوڑھی عورت نمبر سات دروازے سے داخل ہوتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں دو کرسیاں ہیں) آؤ ـــــ جلدی کرو ـــــ ذرا جلدی جلدی کرسیاں لاؤ ـــــ ابھی ایک کم ہے۔

(بوڑھی عورت کرسیوں کی تلاش میں باہر جاتی ہے وہ اب بھی بڑبڑا رہی ہے۔ وہ نمبر ۳ دروازے سے باہر نکلتی ہے اور پھر نمبر آٹھ دروازے سے اندر داخل ہوتی ہے)

بوڑھی عورت۔ اچھا اچھا سن لیا ـــــ جو کچھ بن پڑ رہا ہے میں کر رہی ہوں ـــــ آخر میں مشین تو نہیں ہوں ـــــ یہ سب لوگ کون ہیں۔؟ (باہر جاتی ہے)

بوڑھا مرد۔ بیٹھئے ـــــ بیٹھئے ـــــ تشریف رکھئے ـــــ خواتین، خواتین کے پاس اور حضرات حضرات کے پاس یا پھر اگر آپ چاہیں تو اس کے برعکس ـــــ اب ہمارے پاس اور اچھی کرسیاں نہیں ہیں ـــــ جو کچھ بھی ہیں انہیں سے کام نکالنا پڑے گا ـــــ معاف کیجئے گا ـــــ آپ یہ بیچ والی کرسی لیجئے ـــــ کسی کو فاؤنٹن پن کی ضرورت تو نہیں ـــــ جی ہاں ٹیلیفون بھی ـــــ کلوڈ بالکل فرشتہ ہے ـــــ میرے ہاں ریڈیو نہیں ہے۔ میں سب اخبار منگاتا ہوں ـــــ اس کا کئی چیزوں سے تعلق ہے ـــــ میں ان عمارتوں کی دیکھ بھال کرتا ہوں لیکن کوئی مجھے مدد دینے والا نہیں ہے۔ ـــــ ہمیں کفایت شعاری سے کام لینا پڑتا ہے ـــــ اس وقت کوئی انٹرویو نہ لے ـــــ بعد میں دیکھا جائے گا ـــــ آپ کے لئے بہت جلدی جگہ کا انتظام ہو جائے گا ـــــ وہ کہاں رہ گئی۔

(بوڑھی عورت نمبر ۸ دروازے سے ایک کرسی لے کر داخل ہوتی ہے۔

بوڑھا مرد۔ سمیرامس ذرا جلدی کرو۔
بوڑھی عورت۔ کر تو رہی ہوں ـــــ جو کچھ مجھ سے بن پڑ رہا ہے ـــــ یہ سب لوگ کون ہیں؟
بوڑھا مرد۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔

بوڑھی عورت: اور وہ عورت ؟ ـــــ وہ عورت کون ہے میرے پیارے۔
بوڑھا مرد۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ (کرنل سے) کرنل سپہ گری کی طرح صحافت بھی ایک پیشہ ہے۔
(بوڑھی عورت سے) ذرا خواتین کی دیکھ بھال کرو۔ میری پیاری۔
(گھنٹی بجتی ہے، بوڑھا نمبر ۸ دروازے کی طرف بڑھتا ہے)
ایک منٹ انتظار کیجئے (بوڑھی عورت سے) کرسیاں لاؤ۔
بوڑھی عورت: حضرات۔ خواتین ـــــ معاف کیجئے گا۔
(وہ نمبر ۳ دروازے سے باہر جاتی ہے اور پھر نمبر ۲ سے واپس آتی ہے۔ بوڑھا آدمی نمبر ۹ دروازہ کھولنے جاتا ہے جو حاضرین کی نظروں سے چھپا ہوا ہے۔)
بوڑھے آدمی کی آواز ـــــ آیئے ـــــ آیئے ـــــ تشریف لایئے (اب وہ اندر داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ بہت سے بن دیکھے مہمان ہیں جن میں ایک بہت چھوٹا سا بچہ بھی ہے جسے بوڑھا آدمی انگلی پکڑ کر لا رہا ہے) بھلا اتنے چھوٹے بچوں کو بھی کوئی اس قسم کے علمی جلسے میں لاتا ہے۔ یہ بچارا منا بلا وجہ پریشان ہوگا۔ اور اگر اس نے رونا شروع کر دیا یا پھر خواتین کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو اس محفل کا کیا حشر ہوگا۔ (وہ اسٹیج کے بیچ کے حصے پر ان سب کے ساتھ آتا ہے۔ بوڑھی عورت دو کرسیاں لئے داخل ہوتی ہے) میں آپ لوگوں کا تعارف اپنی بیوی سے کرانا چاہتا ہوں ـــــ یہ ہیں میری بیوی سیمرامس ـــــ اور یہ ان کے بچے ہیں۔
بوڑھی عورت: خواتین ـــــ حضرات ـــــ ہائے اللہ کتنے پیارے ہیں۔
بوڑھا مرد: یہ سب سے چھوٹا بچہ ہے۔
بوڑھی عورت: ہائے کتنا پیارا ہے۔ کتنا پیارا ہے۔ کتنا گڈو ہے۔
بوڑھا مرد: کرسیاں کافی نہیں ہیں۔
بوڑھی عورت: اف خدا ـــــ اف خدا ـــــ ہائے اللہ
(بوڑھی عورت کرسیوں کی تلاش میں نمبر ۲ دروازے سے باہر جاتی ہے۔ اور نمبر ۳ سے واپس آتی ہے۔)
بوڑھا آدمی۔ لیجئے۔ چھوٹے بچے کو آپ اپنی گود میں بٹھا لیجئے۔ اور یہ جڑواں بچے ایک کرسی پر بیٹھ سکتے ہیں ذرا خیال رکھنا بچوں ـــــ یہ کرسیاں زیادہ مضبوط نہیں ہیں۔ یہ اصل میں مالک مکان کی ہیں اور اس گھر کے ساتھ ہی ہمیں ملی ہیں۔ ہاں میرے بچوں وہ بڑا ہنگامہ کھڑا کرے گا۔ وہ بہت برا

[illegible]ی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم یہ کرسیاں خرید لیں۔ یہ بیکار سی کرسیاں (بوڑھی عورت تیزی سے
واپس آتی ہے اس کے ہاتھ میں ایک کرسی ہے) آپ لوگ ایک دوسرے کو نہیں جانتے —
کیا آپ پہلی بار مل رہے ہیں — اچھا آپ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں (بوڑھی عورت سے)
ذرا تعارف کرانے میں میری مدد کرو۔

بوڑھی عورت۔ یہ کون لوگ ہیں ؟ — کیا میں آپ کا تعارف کرا سکتی ہوں ؟ — کیا میں آپ کا تعارف کرا سکتی
ہوں — لیکن یہ ہیں کون ؟

بوڑھا مرد۔ مجھے تعارف کرانے کی اجازت دیجئے۔ مجھے تعارف کرانے کی اجازت عطا فرمائیے۔ — مسز —
مس — مسٹر — مسٹر — مسز، مسز — مسز۔

بوڑھی عورت۔ (بوڑھے سے) تم نے اپنا سوئٹر تو پہن رکھا ہے (بن دیکھے مہمانوں سے) مسٹر — مسز — مسٹر۔
(گھنٹی بجتی ہے)

بوڑھی عورت۔ اور لوگ !

(گھنٹی پھر بجتی ہے — اور اس کے بعد متعدد بار بجتی ہے۔ بوڑھا آدمی بالکل بدحواس ہے۔ کرسیاں
جن کی پشت حاضرین کی طرف ہے آگے پیچھے قطاروں میں رکھی ہوئی ہیں جیسا کہ تھیٹر میں ہوتا ہے۔
بوڑھا آدمی تیزی سے ایک دروازے سے دوسرے دروازے کی طرف جاتا ہے۔ اور پھر نئے
آنے والے بن دیکھے مہمانوں کو کرسیوں پر بٹھاتا ہے۔ وہ بار بار پسینہ پونچھ رہا ہے — بوڑھی
عورت تیزی سے اپنے آپ کو گھسیٹتی ہوئی ایک دروازے سے دوسرے دروازے کی طرف جاتی ہے۔
اور کرسیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتی ہے۔ اب اسٹیج پر بہت سے بن دیکھے مہمان جمع ہو گئے ہیں۔
بوڑھا اور بڑھیا بڑی احتیاط سے کرسیوں کی قطاروں کے درمیان سے گزر رہے ہیں تاکہ
ایک دوسرے سے نہ ٹکرائیں — ان کی نقل و حرکت اس طرح ہو سکتی ہے بوڑھا
نمبر ۴ دروازے پر جاتا ہے بوڑھی عورت نمبر ۳ دروازے سے باہر جاتی ہے۔ اور
نمبر ۲ سے واپس آتی ہے۔ بوڑھا نمبر سات دروازہ کھولنے جاتا ہے اور بوڑھی عورت نمبر
آٹھ دروازے سے باہر جاتی ہے۔ اور نمبر چھ سے اندر آتی ہے۔ اس طرح وہ پورے اسٹیج
اور ہر دروازے کا استعمال کر رہے ہیں۔)

بوڑھی عورت۔ معاف کیجئے، معاف کیجئے — کیا — ہاں — اچھا — معاف کیجئے
— معاف کیجئے۔

بوڑھا مرد۔ حضرات اندر آئیے — خواتین آئیے — یہ ہیں مسز ابھی کرتا ہوں — ہاں
بوڑھی عورت۔ اف خدا — اف خدا — اف خدا — کتنے بہت سے لوگ ہیں — واقعی کتنے سارے لوگ ہیں
— اف خدا — اف خدا — اف خدا —

(اب باہر سے پانی پر کشتی چلنے کی آوازیں زیادہ تیز ہوگئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کشتیاں زیادہ قریب آچکی ہیں۔ یہ آوازیں دائیں اور بائیں بازوؤں سے آرہی ہیں اور ہر طرف دروازے کی گھنٹیاں برابر بج رہی ہیں۔ بوڑھا اور بڑھیا اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔ وہ دروازے کھول کر مہمانوں کو اندر لاتے ہیں اور کرسیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتے ہیں۔)

بوڑھا آدمی۔ یہ میز ہمارے راستے میں حائل ہے (وہ بوڑھی عورت کی مدد سے ایک میز اٹھا کر کونے میں رکھتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ صرف اشاروں سے اور ہاتھ کی حرکت سے میز اٹھا کر ایک طرف رکھنے کی ایکٹنگ کرے) اب تو یہاں پاؤں دھرنے کی جگہ بھی نہیں — معاف کیجئے گا۔
بوڑھی عورت۔ (میز جھاڑنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے۔ تم نے اپنا سوئٹر تو پہن رکھا ہے؟ (گھنٹی بجتی ہے)
بوڑھا مرد۔ اور لوگ آگئے — اور کرسیاں لاؤ — اور لوگ اور کرسیاں — خواتین — حضرات تشریف لائیے — سیمیرامس ذرا تیزی سے۔ بس تھوڑی دیر بعد ہم بھی تمہاری مدد کیلئے آجائیں گے
بوڑھی عورت۔ معاف کیجئے گا۔ معاف کیجئے گا — آداب عرض ہے — مسٹر — مسز — مسز
— مسٹر — ہاں — ہاں — کرسیاں

(گھنٹی اور زیادہ زور سے بجتی ہے اور کشتیوں کی آواز اور زیادہ قریب سے آتی ہے —
بوڑھا آدمی کرسیوں کے بیچ میں لڑکھڑا رہا ہے۔ گھنٹی اتنی تیزی سے بج رہی ہے کہ اس کے پاس ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک جانے کا وقت بھی نہیں ہے۔)

بوڑھا آدمی — ہاں ہاں — ابھی — ابھی — تم نے اپنا سوئٹر تو پہن رکھا ہے نا — ہاں
— ہاں — فوراً — ذرا صبر کیجئے — ہاں — ہاں
بوڑھی عورت۔ تمہارا سوئٹر؟ — میرا سوئٹر؟ — معاف کیجئے — معاف کیجئے۔
بوڑھا مرد۔ اس طرف خواتین اور حضرات — ادھر تشریف لائیے۔ ادھر — تشریف — معاف کیجئے۔
— آئیے — آئیے — ابھی دکھاتا ہوں — یہاں — یہاں — اس جگہ — عزیزہ
نہیں وہاں نہیں — ذرا احتیاط سے — اور آپ میرے دوست؟
(اس کے بعد کچھ دیر تک مکالمے کے بغیر بھی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ گھنٹی کی آواز برابر آرہی ہے

اور سب دروازے ایک ساتھ کھل رہے ہیں اور بند ہو رہے ہیں۔ اور اس سین کی شدت بڑھتی جا رہی ہے ـــــ صرف بڑا درمیانی دروازہ بند ہے۔ بوڑھا اور بڑھیا خاموشی سے اپنا کام کر رہے ہیں اور اس تیز رفتاری سے کہ دیکھنے میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین پر پھسل رہے ہیں۔ بوڑھا آدمی لوگوں کو اندر آنے کا اشارہ کرتا ہے۔ اور کچھ دور تک ان کے ساتھ چلتا ہے لیکن وہ انہیں کرسیوں تک نہیں لے جاتا۔ اب اس کے پاس وقت بہت کم ہے، بوڑھی عورت بھی تیزی سے کرسیاں لا رہی ہے۔ کبھی کبھی وہ ایک دوسرے کے بہت قریب سے گزرتے ہیں یا ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں۔ لیکن اس سے ان کی کام کی رفتار میں فرق نہیں پڑتا اور نقل و حرکت کا آہنگ قائم رہتا ہے۔ کچھ دیر بعد بوڑھا سٹیج کے پچھلی طرف درمیانی حصہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں طرف مڑتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے مختلف سیٹوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کے ہاتھ بہت تیزی سے حرکت کر رہے ہیں۔ بوڑھی عورت بھی آخر کار رک جاتی ہے، اس کے ہاتھ میں ابھی تک ایک کرسی ہے۔ جسے وہ نیچے رکھتی ہے اور پھر اٹھاتی ہے اور دائیں سے بائیں دیکھتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی دروازے پر مہمانوں کو لینے جائے گی۔ اس کا سر اور گردن بڑی تیزی سے حرکت کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی نقل و حرکت کا آہنگ قائم رہتا ہے اور مجموعی تاثر یہ ہے کہ وہ ساکن نہیں بلکہ متحرک ہیں۔ اگرچہ وہ ایک جگہ کھڑے ہیں لیکن ان کے بازو سینے۔ سر اور آنکھیں متحرک ہیں اور گول دائروں میں گھوم رہی ہیں۔ جس سے بوڑھے اور بڑھیا کی ہیجانی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آخر کار یہ ہیجانی حرکت دھیرے دھیرے مائل بہ سکون ہو جاتی ہے۔ گھنٹیاں اب ذرا آہستہ آہستہ اور کم بج رہی ہیں۔ کچھ دیر بعد گھنٹیاں بجنا بند ہو جاتی ہیں اور دروازوں کی حرکت بھی بند ہو جاتی ہے۔ لیکن اس وقت تک ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سٹیج لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔

بوڑھا آدمی۔ میں ابھی آپ کے لئے کوئی جگہ تلاش کرتا ہوں ـــــ صبر کیجئے ـــــ سیمیرامس خدا کیلئے ـــــ

بوڑھی عورت (ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے) سب کرسیاں ختم ہو گئیں جان من (اور پھر یکایک وہ بن دیکھے مہمانوں سے بھرے ہوئے ہال میں جس کے دروازے اب بند ہو چکے ہیں بن دیکھے پروگرام بیچنا شروع کر دیتی ہے) پروگرام ـــــ پروگرام لیجئے۔ آج شام کا پروگرام۔

بوڑھا آدمی۔ ذرا سکون سے خواتین اور حضرات ـــــ آپ کے لئے ابھی انتظام کیا جائے گا ـــــ اطمینان رکھئے ـــــ اپنی ـــــ اپنی باری سے ـــــ سب سے پہلے آنے والوں کے لئے پہلے ....

بوڑھی عورت: آج کا پروگرام ـــــ ذرا ٹھہرئیے محترمہ ـــــ میں ایک وقت میں ستر آدمیوں کی دیکھ بھال تو نہیں کر سکتی ـــــ میں کوئی گائے تو ہوں نہیں ـــــ اور نہ میرے پچاس ہاتھ ہیں جناب ذرا یہ پروگرام اپنے پاس بیٹھی ہوئی خاتون کی طرف بڑھا دیجئے گا ـــــ شکریہ ـــــ اور میری ریزگاری ؟ ـــــ میری ریزگاری ؟

بوڑھا آدمی: میں نے آپ سے کہ تو دیا کہ میں آپ کے لئے ابھی کسی جگہ کا انتظام کرتا ہوں۔ اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ .... وہ دیکھئے وہاں .... میری بیوی وہاں ہیں ..... وہ اس وقت پروگرام بیچ رہی ہیں .... کام کوئی حقیر نہیں ہوتا .... وہ ہے میری بیوی ـــــ دیکھا آپ نے ؟ .... آپ کی کرسی دوسری قطار میں ہے ـــــ دائیں طرف .... نہیں بائیں طرف .... ہاں ہاں ٹھیک یہی

بوڑھی عورت: پروگرام ـــــ گرام ـــــ لیجئے آج کا پروگرام۔

بوڑھا مرد: آپ اور کیا چاہتے ہیں ؟ ـــــ میں اپنی سی کوشش کر رہا ہوں (بیٹھتے ہوئے ان دیکھے لوگوں سے) ذرا مہربانی سے اس طرف سرک جایئے۔ ابھی یہاں تھوڑی سی جگہ باقی ہے ـــــ بس یہ آپ کے لئے کافی ہوگی ـــــ ٹھیک ہے نا ـــــ ادھر آیئے محترمہ ـــــ (مجمع کے دھکوں سے مجبور ہو کر وہ ڈائس پر چڑھ جاتا ہے) ـــــ خواتین و حضرات ـــــ ہیں معاف کیجئے، کرسیاں بس یہی ہیں۔

بوڑھی عورت: (جو سٹیج کے دوسرے حصے میں ہے جو نمبر ۳ دروازے اور کھڑکی کے درمیان ہے) پروگرام لیجئے ـــــ آج کا پروگرام ـــــ نان خطائیاں ـــــ لیمن ڈروپ ـــــ (بوڑھی عورت اب ان دیکھے مجمع سے گھری ہوتی ہے۔ ان دیکھے پروگرام اور نان خطائیاں وغیرہ اس کے ہاتھ سے گر جاتے ہیں) ارے سب گر گئے ـــــ دیکھئے یہاں ہیں ـــــ نہیں وہاں ہیں۔

بوڑھا مرد: (ڈائس پر کھڑا ہے اور بہت جوش میں ہے۔ جب وہ اترنے کی کوشش کرتا ہے تو کوئی اسے دھکا دے دیتا ہے۔ اور اسے پھر چڑھنا پڑتا ہے وہ پھر اترنے کی کوشش کرتا ہے اور اس بار کسی ان دیکھے چہرے پر اس کا ہاتھ لگ جاتا ہے اور ایک ان دیکھی کہنی اس کے بدن سے ٹکرا جاتی ہے) معاف کیجئے گا ـــــ برائے مہربانی ـــــ ہیں معاف کیجئے ـــــ دیکھئے ذرا احتیاط سے (اسے برابر دھکے مل رہے ہیں اور وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہے) ـــــ معاف کیجئے گا ذرا احتیاط سے ـــــ (پھر دھکا لگتا ہے

اور وہ ڈگمگا جاتا ہے پھر بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتا ہے، اور سیدھا کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔
بوڑھی عورت۔ یہاں اتنے سارے لوگ کیوں جمع ہیں؟ — پروگرام! آج کا پروگرام! — نان ختائیاں۔
بوڑھا مرد۔ خواتین حضرات — ذرا خاموشی سے سنئے — بس ایک منٹ کے لئے — خاموشی سے — یہ بہت ضروری اعلان ہے — جن لوگوں کو کرسیوں پر جگہ نہیں ملی وہ سب مہربانی سے قطاروں کے درمیان سے ہٹ جائیں — مہربانی سے کرسیوں کے درمیان سے ہٹ جائیں — مہربانی سے کرسیوں کے درمیان کھڑے نہ ہوئیے۔ —
بوڑھی عورت۔ (بوڑھے سے پریشانی کے عالم میں چلاکر) یہ کون لوگ ہیں میرے پیارے؟ — اور یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔
بوڑھا مرد۔ آپ لوگ مہربانی سے قطاروں کے درمیان سے ہٹ جائیے۔ اور جن لوگوں کے پاس کرسیاں نہیں ہیں وہ اور لوگوں کی سہولت کے خیال سے دیوار کے پاس کھڑے ہو جائیں — دائیں طرف یا بائیں طرف — پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ لوگ سب کچھ سن سکیں گے اور دیکھ سکیں گے سیٹیں بہت اچھی ہیں۔

اس وقت ہنگامہ بہت بڑھ جاتا ہے اور بوڑھا آدمی مجمع کے دھکوں سے مجبور ہوکر پورے سٹیج کا چکر لگاتا ہے اور اس طرح دائیں ہاتھ کی کھڑکی کی طرف سٹول کے پاس پہنچ جاتا ہے، بوڑھی عورت اسی طرح دھکے کھاتی ہوئی مخالف سمت میں بڑھتی ہے۔ اور بائیں کھڑکی کے قریب اسٹول کے پاس پہنچ جاتی ہے۔

بوڑھا مرد۔ (جو دھکے کھا رہا ہے) دھکا نہ دیجئے — دھکا نہ دیجئے۔
بوڑھی عورت۔ (جو دھکے کھا رہی ہے) دھکا نہ دیجئے — دھکا نہ دیجئے۔
بوڑھا مرد۔ (اسی حالت میں) ارے ارے دھکا نہ دیجئے — دھکا نہ دیجئے۔
بوڑھی عورت۔ (اسی حالت میں) ارے۔ ارے۔ دھکا نہ دیجئے۔ دھکا نہ دیجئے۔
بوڑھا مرد۔ (اسی حالت میں) ذرا سکون سے — اتنے ہنگامے کی ضرورت نہیں — آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے!
بوڑھی عورت۔ کم سے کم جنگلیوں کی طرح دھکے مارنے کی تو کوئی ضرورت نہیں۔

(آخر اسی طرح وہ دھکے کھاتے ہوئے دائیں اور بائیں کھڑکی کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر آخر تک وہیں رہتے ہیں۔)

بوڑھی عورت۔ (بوڑھے کو پکارتے ہوئے) میرے پیارے تم کہاں ہو — میں تمہیں بالکل نہیں دیکھ سکتی

یہ لوگ کون ہیں ؟ ـــــ آخر یہ کیا چاہتے ہیں، ـــــ اس طرف وہ آدمی کون ہیں ؟
بوڑھا مرد۔ تم کہاں ہو ؟ ـــ سیمیرامس ـــ تم کہاں ہو ـــ
بوڑھی عورت۔ میرے پیارے تم کہاں ہو۔ ؟
بوڑھا آدمی۔ یہاں ـــ کھڑکی کے قریب ـــ کیا تم میری آواز سن سکتی ہو۔
بوڑھی عورت۔ ہاں میں تمہاری آواز سن سکتی ہوں۔ کتنی بہت ساری آوازیں۔ آرہی ہیں۔ لیکن میں ان میں تمہاری آواز پہچان سکتی ہوں۔
بوڑھا مرد۔ اور تم ـــ تم کہاں ہو ؟
بوڑھی عورت۔ میں بھی کھڑکی کے قریب ہوں ـــ میرے پیارے مجھے ڈر لگ رہا ہے ـــ یہاں کتنے سارے لوگ ہیں ـــ اور ہم ایک دوسرے سے بہت دور ہیں ـــ اس عمر میں ہمیں بہت احتیاط کی ضرورت ہے، کہیں ہم کھو نہ جائیں ـــ ہمیں ایک دوسرے کے قریب رہنا چاہیئے ـــ کچھ پتہ نہیں کیا ہو جائے ـــ میرے پیارے ـــ میرے پیارے ـــ
بوڑھا مرد۔ ہاں ـــ ہاں ـــ ابھی مجھے تمہاری ایک جھلک نظر آئی ـــ دیکھو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم جلد ایک دوسرے کو پالیں گے ـــ میں اس وقت دوستوں کے ساتھ ہوں (بن دیکھے دوستوں سے) میں ارتقا پر مکمل یقین رکھتا ہوں ـــ مسلسل ارتقا پر ـــ کبھی کبھار دھکے تو خیر لگ ہی جاتے ہیں۔
بوڑھی عورت۔ (بن دیکھے مہمانوں سے) بہت خوب ـــ شکریہ ـــ آج موسم کتنا خراب ہے ـــ جی ہاں بہت اچھا رہا ـــ (خود سے) لیکن پھر بھی مجھے ڈر لگ رہا ہے ـــ آخر میں یہاں کیا کر رہی ہوں ؟ ـــ (چلاتی ہے۔) میرے پیارے میرے پیارے
(اب بوڑھا اور بوڑھی دونوں قریب کھڑے ہوئے ہیں بن دیکھے مہمانوں سے بات کر رہے ہیں)
بوڑھا مرد۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایک انسان دوسرے انسان کی محنت کا ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے تو اس کے لئے ہمیں روپے کی ضرورت ہوگی ـ اسکے بعد اور روپے کی ـ اور پھر اور زیادہ روپے کی
بوڑھی عورت۔ میرے پیارے ! ـــ (اس کے بعد وہ بن دیکھے لوگوں میں گھر جاتی ہے) جی ہاں میرے شوہر بھی یہیں ہیں ـــ اور وہی ہر چیز کا انتظام کر رہے ـــ نہیں ان تک پہنچنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں ـــ اس کے لئے بالکل دوسری طرف جانا پڑے گا ـــ وہ دوستوں کے ساتھ ہیں۔
بوڑھا مرد۔ ہرگز نہیں۔ جیسا کہ میں اکثر کہتا ہوں خاص منطق کا کوئی وجود ہی نہیں زیادہ سے زیادہ جو چیز ہمیں مل سکتی ہے وہ لفظی منطق

بوڑھی عورت۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ اسی دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو خوش ہیں۔ صبح کے وقت وہ ہوائی جہاز پر ناشتہ کرتے ہیں۔ دوپہر کا کھانا وہ گاڑی میں کھاتے ہیں۔ شام کے وقت وہ پانی کے جہاز پر ڈنر کھاتے ہیں۔ اور رات کے وقت وہ اس قسم کی لاریوں میں سوتے ہیں جو لڑھکتی چلی جاتی ہیں ـــــ لڑھکتی چلی جاتی ہیں۔ ـــــ

بوڑھا مرد۔ آپ انسانی وقار کی بات کر رہے ہیں؟ اگر ظاہری بات ہی بنی رہے تو وہی بہت ہے۔ انسانی وقار بالکل سطحی ہے۔

بوڑھی عورت۔ گہرے سائے میں گم نہ ہو جانا ـــــ (اپنے ساتھیوں سے بات کرتے ہوئے وہ ہنس پڑتی ہے)

بوڑھا مرد۔ آپ کے ہم وطن نے مجھ سے پوچھا۔

بوڑھی عورت۔ بالکل ـــــ مجھے ہر بات بتا دیجئے۔

بوڑھا مرد۔ میں نے آپ سب لوگوں کو اس لئے دعوت دی ہے کہ میں آپ کے سامنے اس بات کی وضاحت کر دوں کہ فرد ـــــ اور شخص اصل میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

بوڑھی عورت۔ اس شخص کے چہرے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارا قرض دار ہے۔

بوڑھا مرد۔ میں اپنے وجود کا حامل نہیں ہوں ـــــ میں ایک دوسرا ہوں، میرا وجود اسی دوسرے میں سما گیا ہے۔

بوڑھی عورت۔ میرے بچو ں کبھی ایک دوسرے پر بھروسا نہ کرنا۔

بوڑھا آدمی۔ کبھی کبھی مکمل خاموشی کے درمیان میری آنکھ کھل جاتی ہے ـــ خاموشی جو ایک مکمل دائرے کی طرح ہے جس میں کوئی کمی نہیں۔ ـــ لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔ اس دائرے کی شکل بگڑ سکتی ہے، ایسے سوراخ موجود ہیں۔ جن میں سے نکل کر یہ غائب ہو سکتا ہے۔

بوڑھی عورت۔ یہ سب نظر کا دھوکا ہے ـــــ اس سے زیادہ کچھ نہیں ـــــ میرے شوہر ـــ جو فرائض انجام دیتے ہیں وہ بہت ہی اہم ہیں ـــ اہم اور بلند۔

بوڑھا مرد۔ معاف کیجئے گا یہ میری رائے نہیں ہے، مناسب وقت آنے پر اس مسئلے پر میں اپنی رائے کا اظہار کروں گا، اس وقت میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ہم مقرر کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ سب کچھ بتا دے گا وہ میری جگہ تقریر کرے گا اور ان سب باتوں کی وضاحت کرے گا جنہیں ہم بہت عزیز رکھتے ہیں ـــ کب؟ ـــ جب وہ خاص لمحہ آئے گا ـــ اور وہ لمحہ جلد ہی آئے گا۔

بوڑھی عورت۔ (اپنی طرف کے لوگوں سے) جتنی جلدی ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے (خود سے) یہ
لوگ اب ہمیں کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ یہ لوگ جاتے کیوں نہیں — کاش کہ یہ چلے جائیں
— کاش کہ یہ چلے جائیں — میرے پیارے — میرے مظلوم لاڈلے —
تم کہاں ہو — اب مجھے تمہاری شکل بھی دکھائی نہیں دیتی۔
بوڑھا مرد۔ (اپنے ساتھیوں سے) اتنی بے صبری کی ضرورت نہیں۔ آپ میرا پیغام ضرور سنیں گے —
بس ابھی تھوڑی دیر میں۔
بوڑھی عورت۔ (خود سے) ہاں اب ان کی آواز سنائی دی (ان دیکھے دوستوں سے) اب دیکھئے میرے شوہر
کی قدر کبھی نہیں پہچانی گئی — لیکن آخر کار ان کی عظمت کا لمحہ آ گیا ہے۔
بوڑھا مرد۔ میری بات پر غور کیجئے۔ میں نے زندگی کا قیمتی اور گوناگوں تجربہ حاصل کیا ہے۔ مجھے ہر ذہنی
سطح کا تجربہ ہے۔ میں ایک خود غرض انسان نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ نسل انسانی میرے
تجربات کا فائدہ اٹھائے۔
بوڑھی عورت۔ ارے آپ نے میرا پاؤں بھینچ دیا۔ میرے پاؤں میں گانٹھیں ہیں۔
بوڑھا مرد۔ میں نے ایک حقیقی نظام فکر کی تکمیل کی ہے۔ (اپنے آپ سے) مقرر کو پہنچ جانا چاہیئے تھا۔
(لوگوں سے) میں نے بہت غم سہے ہیں۔
بوڑھی عورت۔ ہم نے بہت غم سہے ہیں۔ (اپنے آپ سے) مقرر کو پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ وقت ہو چکا ہے۔
بوڑھا آدمی۔ ہم نے بہت غم سہے ہیں اور ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔
بوڑھی عورت۔ (گونج کی طرح) بہت سے غم سہے ہیں — بہت کچھ سیکھا ہے۔
بوڑھا مرد۔ آپ لوگ خود دیکھ لیں گے کہ میرا نظام مکمل ہے۔
بوڑھی عورت۔ (گونج کی طرح) آپ لوگ خود دیکھ لیں گے ان کا نظام مکمل ہے۔
بوڑھا مرد۔ صرف شرط یہ ہے کہ میری ہدایات پر عمل کیا جائے۔
بوڑھی عورت۔ (گونج کی طرح) شرط یہ ہے کہ ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔
بوڑھا مرد۔ ہم دنیا کو تباہی سے بچا سکتے ہیں۔
بوڑھی عورت۔ اور دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی روح کو تباہی سے بچا سکتے ہیں۔
بوڑھا مرد۔ سچائی سب کے لئے ایک ہے۔
بوڑھی عورت۔ سچائی سب کے لئے ایک ہے۔

بوڑھا مرد۔ میرے دکھائے ہوئے راستے پر چلو۔
بوڑھی عورت۔ ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلو۔
بوڑھا مرد۔ کیوں کہ میرے پاس مکمل یقین کی دولت ہے۔
بوڑھی عورت۔ ان کے پاس مکمل یقین کی دولت ہے۔
بوڑھا مرد۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔
بوڑھی عورت۔ کبھی نہیں۔ کبھی نہیں۔

(یکایک سٹیج کے پیچھے سے کچھ آوازیں آتی ہیں۔ اور بینڈ بجنے کی آواز صاف سنائی دیتی ہے!
(آوازیں تیز ہو جاتی ہیں اور صدر دروازہ ایک دھماکے کے ساتھ کھلتا ہے، لیکن اس کھلے ہوئے دروازے میں سے ہمیں تیز روشنی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا، جو سیلاب کی طرح تمام سٹیج پر پھیل جاتی ہے۔ یہ روشنی کھڑکیوں سے بھی اندر داخل ہو رہی ہے۔ جو شہنشاہ کی آمد کے وقت چمکنے لگتی ہیں۔)

بوڑھا مرد۔ کچھ کہہ نہیں سکتا —— مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آتا —— کیا یہ ممکن ہے —— لیکن ہاں —— لیکن ہاں —— ناممکن —— لیکن یہ سچ ہے —— ہاں —— شاید —— ہاں —— یہ شہنشاہ ہیں —— شہنشاہ اعلیٰ وقار!

(روشنی اور تیز ہو جاتی ہے اور اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے، لیکن یہ روشنی سرد ہے اور اس کے خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ آوازیں بھی اور تیز ہو جاتی ہیں اور پھر یکایک خاموشی چھا جاتی ہے)

بوڑھا مرد۔ باادب —— شہنشاہ اعلیٰ وقار تشریف لا رہے ہیں —— میرے گھر میں —— شہنشاہ —— ہمارے گھر میں —— سیمیرامس دیکھو —— دیکھو —— یہ کیا ہو رہا ہے —— کیا تم سمجھتی ہو؟
بوڑھی عورت۔ (بغیر سمجھے ہوئے) شہنشاہ؟ —— کیا کہا! —— شہنشاہ میرے پیارے (یکایک سمجھتے ہوئے) ہاں ہاں شہنشاہ حضور اعلیٰ —— حضور اعلیٰ —— ہمارے گھر میں —— ہمارے گھر میں۔
بوڑھا مرد۔ (شدت جذبات سے روتے ہوئے) حضور اعلیٰ —— آہ حضور اعلیٰ شہنشاہ ادنیٰ وقار —— شہنشاہ اعلیٰ وقار —— آہ آج میرا رتبہ کتنا بلند ہو گیا ہے —— یہ ضرور کوئی حیرت انگیز خواب ہے۔
بوڑھی عورت۔ حیرت انگیز خواب —— رت انگیز۔
بوڑھا مرد۔ (ان دیکھے مجمع سے) خواتین اور حضرات باادب کھڑے ہو جائیے شہنشاہ عالم تشریف لائے ہیں —— زندہ باد —— زندہ باد۔

بوڑھی عورت: زندہ باد — زندہ باد۔
(دونوں شدت جوش سے سٹولوں پر، جو کھڑکیوں کے قریب رکھے ہیں، چڑھ جاتے ہیں۔ اور پنجوں کے بل کھڑے ہو کر شہنشاہ کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔)
بوڑھا مرد۔ حضور اعلیٰ میں یہاں ہوں — حضور اعلیٰ کیا آپ مجھے دیکھ سکتے ہیں۔ خدا کے لئے کوئی شہنشاہ عالم کو بتائے کہ میں یہاں ہوں۔ حضور اعلیٰ — حضور اعلیٰ — میں یہاں ہوں — آپ کا سب سے زیادہ وفادار خادم۔ حضور اعلیٰ!
بوڑھی عورت: (گونج) آپ کا سب سے زیادہ وفادار خادم حضور اعلیٰ۔
بوڑھا مرد۔ آپ کا خادم — آپ کا غلام — آپ کا وفادار کتا — بھوں — بھوں — آپ کا حضور والا —
بوڑھی عورت: (اونچی آواز میں کتوں کی طرح) بھوں — بھوں — بھوں۔
بوڑھا مرد۔ (ہاتھ ملتے ہوئے) کیا آپ مجھے دیکھ سکتے ہیں حضور — حضور اعلیٰ جواب دیجئے — آہ میں آپ کو دیکھ سکتا ہوں۔ مجھے ابھی حضور کے پر وقار چہرے اور پر نور پیشانی کی ایک جھلک دکھائی دی — ہاں میں نے ابھی آپ کی ایک جھلک دیکھی — درباریوں کے ہجوم کے باوجود —
بوڑھی عورت۔ درباریوں کے ہجوم کے باوجود — ہم یہاں ہیں حضور اعلیٰ!
بوڑھا مرد۔ حضور اعلیٰ — حضور اعلیٰ — خواتین و حضرات آپ دیکھتے نہیں عالی حضور اب تک کھڑے ہیں — دیکھئے حضور اعلیٰ صرف میں ہی صحیح معنوں میں آپ کی صحت اور سلامتی کا خواہاں ہوں — میں آپ کا سب سے زیادہ وفادار خادم ہوں۔
بوڑھی عورت: آپ کے سب سے زیادہ وفادار خادم حضور اعلیٰ —
بوڑھا مرد۔ خواتین اور حضرات مجھے آگے بڑھنے دیجئے۔ افسوس اس مجمع کو چیر کر میں کیسے آگے جا سکتا ہوں۔ میں شہنشاہِ عالم کے قدموں میں عجز و نیاز کا حقیر تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں — خدا کے لئے مجھے آگے بڑھنے دو۔
بوڑھی عورت۔ انہیں آگے بڑھنے دو — آگے بڑھنے دو — آگے — جا کے
بوڑھا مرد۔ مجھے آگے بڑھنے دو — خدا کے لئے مجھے آگے بڑھنے دو (نا امیدی سے) آہ کیا میں کبھی حضور تک نہ پہنچ سکوں گا
بوڑھی عورت۔ (گونج کی طرح) پہنچ سکوں گا — پہنچ سکوں گا۔
بوڑھا مرد۔ لیکن پھر بھی میرا دل اور میرا کل وجود آپ کے قدموں پر نثار ہو رہا ہے — افسوس درباریو

کے ہجوم نے حضور کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے ۔۔۔ ہاں ہاں میں خوب سمجھتا ہوں
۔۔۔ وہ نہیں چاہتے کہ میں حضور اعلیٰ تک پہنچوں ۔۔۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ۔۔۔
ہاں میں خوب جانتا ہوں ۔۔۔ میں جانتا ہوں ۔۔۔ یہ درباری سازشوں کے علاوہ کچھ نہیں۔
۔۔۔ یہ سب چاہتے ہیں کہ مجھے حضور اعلیٰ سے جدا کر دیں۔

بوڑھی عورت: میرے پیارے اتنے پریشان نہ ہو۔ حضور اعلیٰ تمہیں دیکھ سکتے ہیں ۔۔۔ وہ سب چاہتے ہیں کہ مجھے حضور اعلیٰ سے جدا کر دیں۔

بوڑھی عورت: میرے پیارے اتنے پریشان نہ ہو۔ حضور اعلیٰ تمہیں دیکھ سکتے ہیں ۔۔۔ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں ۔۔۔ حضور اعلیٰ نے ابھی مجھے آنکھ سے اشارہ کیا ہے۔ شہنشاہِ عالم ہمارے ساتھ ہیں۔

بوڑھا مرد: ان لوگوں کو چاہیئے کہ شہنشاہ عالم کے لئے ڈائس کے پاس سب سے اچھی کرسی چھوڑ دیں۔ تاکہ وہ مقرر کی ہر بات اچھی طرح سن سکیں۔

بوڑھی عورت: (سٹول پر پنجوں کے بل کھڑی ہوتی ہے اور سر اٹھا کر دیکھنے کی کوشش کرتی ہے) خدا کا شکر ہے کہ وہ لوگ شہنشاہ کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

بوڑھا مرد: خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے' (شہنشاہ سے) حضور آپ اس پر اعتبار کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس جو شخص کھڑا ہے وہ میرا دوست اور میرا نمائندہ ہے۔

(سٹول پر چڑھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہوتا ہے) حضرات ۔۔۔ خواتین ۔۔۔ نوجوان خواتین ۔۔۔ چھوٹے بچوں ۔۔۔ میں آپ سب سے التجا کرتا ہوں ۔۔۔

بوڑھی عورت: (گونج کی طرح) التجا ۔۔۔ تجا ۔۔۔ جا ۔۔۔

بوڑھا مرد: میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں شہنشاہ عالم کا آسمانی حسن باوقار چہرہ۔ درخشاں تاج اور اور پُر نور وجود دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضور اپنے شاندار چہرے کو میری طرف موڑنے کی تکلیف گوارا فرمائیے ۔۔۔ اپنے ناچیز خادم کی طرف ۔۔۔ جو بالکل ناچیز ہے ۔۔۔
واہ ۔۔۔ میں نے اس بار حضور والا کی ایک جھلک دیکھ لی ۔۔۔ ایک جھلک دیکھ لی۔

بوڑھی عورت: (گونج کی طرح) انہوں نے ایک جھلک دیکھ لی ۔۔۔ ایک جھلک ۔۔۔ دیکھ لی ۔۔۔ ایک ۔۔۔ جھلک ۔۔۔

بوڑھا مرد: میں خوشی کی معراج پر پہنچ چکا ہوں ۔۔۔ میرے پاس بے پایاں تشکر کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ہیں ۔۔۔ میرے غریب خانے میں ۔۔۔ اے شہنشاہ ۔۔۔ اے درخشاں حسن

یہاں ــــ یہاں ــــ اس ناچیز کے گھر میں ــــ یہ سچ ہے کہ میں ایک جنرل ہوں لیکن آپ کی شاندار فوج میں میرا مقام ایک تابع مہمل سے زیادہ نہیں ــــ کیونکہ میں ایک خانہ ساز جنرل ہوں۔

بوڑھی عورت۔ خانہ ساز جنرل ــــ خانہ ساز جنرل۔

بوڑھا مرد۔ لیکن مجھے اس پر ناز ہے۔ میں بیک وقت خاکسار اور نازاں ہوں۔ ــــ جیسا کہ مجھے ہونا چاہیئے ــــ افسوس ــــ یقیناً ــــ میں ایک جنرل ہوں ــــ میں بھی آپ کے دربار کی زینت بن سکتا تھا ــــ لیکن میرے پاس یہاں صرف ایک ننھا منا سا دربار ہے، جس کی میں دیکھ بھال کرتا ہوں ــــ حضور اعلیٰ ــــ میں ــــ حضور اعلیٰ ــــ مجھے اپنے خیالات کے اظہار میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے ــــ مجھے بہت کچھ ــــ مل سکتا تھا ــــ کوئی بڑی دولت ــــ اگر مجھے معلوم ہوتا ــ اگر میں چاہتا ــ اگر میں ــــ اگر ہم ــــ حضور اعلیٰ ــــ مجھے اپنے جذبات پر قابو نہیں ــــ مجھے معاف کیجیئے۔

بوڑھی عورت۔ واحد غائب کا صیغہ استعمال کرو۔

بوڑھا مرد۔ (گڑگڑاتے ہوئے) کیا حضور اس ناچیز کو معاف کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے ــــ آہ آپ آخر کار یہاں تشریف لائے ــــ ہم ناامید ہو چکے تھے ــــ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ آپ تشریف نہ لاتے۔ اے میرے کرم فرما ــــ میرے ناخدا ــــ میری تحقیر کی گئی ہے۔

بوڑھی عورت۔ تحقیر ــــ قیر ــــ قیر ــــ

بوڑھا مرد۔ میں نے اس زندگی میں بہت غم سہے ہیں ــــ اگر مجھے حضور اعلیٰ کی مدد کا یقین ہوتا تو شاید میں بھی کچھ بن سکتا ــــ میرا اور کوئی سہارا نہیں ہے ــــ اگر آپ آج تشریف نہ لاتے تو میری ہر امید پر پانی پھر جاتا ــــ حضور آپ ہی میرا آخری سہارا ہیں۔

بوڑھی عورت۔ آخری سہارا ــــ حضور ــــ سہارا۔

بوڑھا مرد۔ میرے ہر دوست کو بدقسمتی کا سامنا کرنا پڑا۔ جس نے بھی میری مدد کی وہ تباہیوں کا شکار ہوا۔ جو ہاتھ بھی میری مدد کے لئے آگے بڑھا وہ آسمانی بجلی سے جل کر بھسم ہو گیا۔

بوڑھی عورت۔ جو ہاتھ آگے بڑھا ــــ آگے بڑھا ــــ بڑھا۔

بوڑھا مرد۔ ہر ایک کے پاس مجھ سے نفرت کرنے کا جواز تھا۔ مجھ سے محبت کرنے کا کبھی کسی کو جواز نہیں ملا۔

بوڑھی عورت۔ یہ غلط ہے میرے پیارے ــــ میں تم سے محبت کرتی ہوں ــــ میں تمہاری ننھی منی ماں ہوں۔

بوڑھا مرد۔ میرے سب دشمن انعام واکرام سے مالا مال ہوئے اور میرے سب دوستوں نے مجھے دھوکا دیا۔
بوڑھی عورت۔ دوستوں نے ۔۔۔۔ دھوکا ۔۔۔۔ دھوکا۔
بوڑھا مرد۔ مجھ سے بدسلوکی کی گئی۔ مجھے سزائیں دی گئیں۔ اور اگر کبھی میں نے شکایت کی تو ثابت ہوا کہ قصور میرا ہی تھا، اور سب حق بجانب تھے۔ کبھی کبھی میں نے انتقام لینے کی کوشش کی لیکن مجھے کبھی کامیابی نہیں ہوئی ۔۔۔۔ میں کبھی ان مظالم کا انتقام نہ لے سکا ۔۔۔۔ میں ضرورت سے زیادہ رحم دل ہوں ۔۔۔۔ میں کبھی اپنے دشمنوں کو تحس نحس نہ کر سکا۔ میں ضرورت سے زیادہ رحم دل ہوں۔
بوڑھی عورت۔ ضرورت سے زیادہ رحم دل ۔۔ رحم ۔۔ دل ۔۔ دل
بوڑھا مرد۔ اپنی رحم دلی کے ہاتھوں میں ہمیشہ ناکام رہا۔
بوڑھی عورت۔ رحم دلی ۔۔۔۔ دلی ۔۔۔۔ دلی۔
بوڑھا آدمی۔ لیکن میرے ساتھ کبھی کسی نے رحم دلی کا سلوک نہیں کیا۔ اگر میں نے کبھی کسی کو سوئی چبھائی تو مجھے اس کا جواب بھالے سے ملا۔ مجھ پر چابک چلائے گئے ۔۔۔۔ بم چھوڑے گئے ۔۔۔۔ انہوں نے میری ہڈیوں تک کو پیس ڈالا ہے۔
بوڑھی عورت۔ میری ہڈیاں ۔۔۔۔ ہڈیاں ۔۔۔۔ ہڈیاں۔
بوڑھا مرد۔ میری جڑیں کھود دی گئیں۔ مجھے لوٹ لیا گیا۔ مجھے قتل کیا گیا۔ میں نے ہر طرف سے ناانصافیوں کو سمیٹا ہے۔ مجھ پر ہمیشہ بجلی گری ہے ۔۔ اور میں ہمیشہ حادثوں کا شکار رہا ہوں۔
بوڑھی عورت۔ بجلی گری ہے ۔۔۔۔ حادثوں کا شکار ۔۔۔۔ شکار ۔۔۔۔،
بوڑھا مرد۔ ان مصیبتوں کو بھلانے کے لئے حضور والا میں نے کھیل کود میں حصہ لینے کی کوشش کی، یا پہاڑ پر چڑھنا چاہا۔ تو مجھے ٹانگ پکڑ کر کھینچ لیا گیا۔ اور میں لڑکھڑا گیا ۔۔ اگر کبھی میں نے کسی زینے پر چڑھنا چاہا تو اس زینے کو گلا دیا گیا۔ اور میں گر پڑا۔ اگر میں نے سیر و سیاحت کی خواہش کی تو مجھے پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا گیا۔ اگر میں نے کوئی دریا پار کرنا چاہا تو اس کا پل جلا دیا گیا۔
بوڑھی عورت۔ پل جلا دیا گیا۔
بوڑھا مرد۔ جب میں نے پرینز کو پار کرنا چاہا تو وہ میری نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئی۔
بوڑھی عورت۔ غائب ہو گئی ۔۔۔۔ غائب ہو گئی ۔۔۔۔ حضور والا یہ بھی اور بہت سے لوگوں کی طرح بڑے اڈیٹر ۔۔۔۔ بڑے اداکار یا بڑے ڈاکٹر بن سکتے تھے۔ ۔۔۔۔ حضور والا یہ بھی سب سے

بڑے بادشاہ بن سکتے تھے۔

ڈھامرد۔ اس کے علاوہ کسی نے میرے ساتھ مروت نہیں کی ــــ کسی نے مجھے دعوت نہیں دی ــــ لیکن پھر بھی ــــ میری بات سنیئے ــــ آج میں آپ سے صاف صاف کہہ رہا ہوں کہ صرف میں ہی نسل انسانی کو تباہی سے بچا سکتا تھا۔ اور یہ آپ بھی جانتے ہیں ــــ کم سے کم میں ان برائیوں سے تو بچا سکتا تھا جس میں وہ پچھلے پچیس سال سے گھری ہوئی ہے ــــ اگر مجھے نسل انسانی تک اپنا پیغام پہنچانے کا موقع ملتا۔ میں اب بھی نا امید نہیں ہوں ــــ ابھی پانی سر سے نہیں گزرا ــــ میں نے اس کا ایک خاکہ تیار کیا ہے ــــ افسوس مجھے اپنے خیالات کے اظہار میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔

ڈھی عورت: بہت جلد مقرر یہاں پہنچ جائے گا۔ اور وہ تمہاری طرف سے تقریر کرے گا۔ شہنشاہ عالم موجود ہیں۔ تمہاری ہر بات غور سے سنی جائے گی۔ ــــ تمہارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ــــ پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہے ــــ ہر چیز بدل چکی ہے ــــ ہر چیز بدل چکی ہے۔

ڈھامرد۔ امید ہے کہ حضور عالی مجھے معاف کریں گے ــــ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے کندھوں پر دوسری ذمہ داریوں کا بار بھی ہے ــــ میری تحقیر ہوئی ہے ــــ خواتین اور حضرات ذرا سامنے سے ہٹئے ــــ آپ نے حضور اعلیٰ کی ناک کو میری نظروں سے بالکل چھپا لیا ہے۔ میں شاہی تاج کے ہیروں کی چمک دمک دیکھنا چاہتا ہوں۔ آج حضور اعلیٰ نے میرے غریب خانے پر آنے کی زحمت اٹھائی ہے ــــ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے میری بدنصیبیوں پر رحم کھایا ہے ــــ اس سے بڑا انعام مجھے اور کیا مل سکتا تھا ــــ حضور اعلیٰ اگرچہ جسمانی طور پر میں اپنے آپ کو اونچا اٹھا رہا ہوں لیکن یہ غرور کا اظہار نہیں۔ یہ صرف اس لئے میں آپ کے وجود کو اپنی نظروں میں سما لینا چاہتا ہوں ــــ اخلاقی طور پر میں اپنے وجود کو آپ کے گھٹنوں پر نثار کر رہا ہوں۔

ڈھی عورت: آپ کے گھٹنوں پر حضور والا ــــ آپ کے قدموں پر ــــ آپ کے پوروں پر۔

ڈھامرد۔ میں کھجلی کا شکار رہا۔ میرے آقا نے مجھے صرف اس لئے نوکری سے نکال دیا کہ میں نے اس کے دودھ پیتے بچے کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ اس کے گھوڑے کو سلام نہیں کیا ــــ مجھے ہر طرف سے دھکے ملے ہیں ــــ لیکن حضور اب اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے ــــ کیونکہ ــــ کیونکہ ــــ حضور ــــ جناب ــــ حضور دیکھئے میں یہاں ہوں ــــ یہاں ...

بوڑھی عورت یہاں ہوں — یہاں — یہاں — یہاں
بوڑھا مرد کیونکہ حضور والا یہاں ہیں — کیونکہ حضور میرے پیغام پر غور فرمائیں گے —
لیکن اب مقرر کو آنا چاہیئے۔ شہنشاہ عالم کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑ رہی ہے۔
بوڑھی عورت۔ حضور مقرر کو معاف کریں۔ بس وہ اب آنے ہی ہوں گے، ابھی ایک منٹ میں یہاں پہنچ جائینگے۔
ابھی ان لوگوں نے ہمیں ٹیلیفون پر تایا ہے۔
بوڑھا مرد۔ حضور بہت مہربان ہیں۔ حضور سب کچھ سنے بغیر رخصت نہیں ہو سکتے۔
بوڑھی عورت۔ بغیر سنے۔ رخصت نہیں ہو سکتے۔
بوڑھا مرد۔ مقرر میری جگہ تقریر کریں گے — کیونکہ میں — میں — مجھ میں یہ صلاحیت نہیں ہے۔
ان کے پاس سب ضروری کاغذات، سب مسودے موجود ہیں۔
بوڑھی عورت۔ سب کاغذات — سب مسودے۔
بوڑھا مرد۔ جناب عالی ذرا صبر سے کام لیں — میں آپ سے التجا کرتا ہوں — مقرر آتے ہی ہونگے۔
بوڑھی عورت۔ وہ ایک منٹ میں آجائیں گے۔
بوڑھا آدمی۔ (تاکہ شہنشاہ انتظار میں بے صبر نہ ہوں) حضور عالی میری کہانی سنئے۔ بہت عرصہ ہوا
مجھے ایک انکشاف ہوا۔ اس وقت میری عمر چالیس سال کی تھی۔ ایک شام سونے سے
پہلے میں اپنے معمول کے مطابق اپنے باپ کی گود میں بیٹھا ہوا تھا۔ میری مونچھیں ان کی
مونچھوں سے زیادہ لمبی اور نوکیلی تھیں اور میرے سینے پر زیادہ گھنے بال تھے۔ میرے بال
سفید ہونا شروع ہو گئے تھے۔ لیکن ان کے بال ابھی تک بھورے تھے۔ کھانے کی
میز پر کچھ مہمان بھی موجود تھے۔ انہوں نے ہنسنا شروع کیا — اور ہنستے رہے۔
بوڑھی عورت۔ ہنستے رہے۔ ہنستے رہے۔
بوڑھا مرد۔ میں نے ان سے کہا میں مذاق نہیں کر رہا۔ میں واقعی اپنے ابا کو بہت چاہتا ہوں۔ ان
میں سے کسی نے کہا "آدھی رات کا وقت ہے۔ اس وقت تک ایک بچے کے لئے جاگنا مناسب نہیں
— اگر تم اب تک بچے ہو تو فوراً جا کر اپنے بستر پر سو رہو۔" مجھے اس وقت بھی ان کی
بات کا یقین نہ آتا اگر وہ مجھے ایک بڑے آدمی کی طرح مخاطب نہ کرتے۔
بوڑھی عورت۔ بڑے آدمی کی طرح۔
بوڑھا مرد۔ بلکہ ایک بچے کی طرح مخاطب کرتے۔

بوڑھی عورت۔ بچے کی طرح

بوڑھا مرد۔ پھر بھی میں نے اپنے دل میں سوچا، کیونکہ میری شادی نہیں ہوئی۔ اس لئے میں ابھی بچہ ہوں۔ میرے بڑے ہو جانے کے ثبوت میں انھوں نے فوراً میری شادی کردی ۔۔۔ خوش قسمتی سے میری بیوی نے میرے ماں اور باپ دونوں کی جگہ لے لی ہے۔

بوڑھی عورت۔ مقرر آنے والے ہوں گے۔ جناب عالی۔

بوڑھا مرد۔ مقرر ضرور آئیں گے۔

بوڑھی عورت۔ وہ ضرور آئیں گے۔

بوڑھا مرد۔ وہ ضرور آئیں گے۔

بوڑھی عورت۔ ضرور آئیں گے۔

بوڑھا مرد۔ ضرور آئیں گے۔

بوڑھی عورت۔ ضرور آئیں گے۔

بوڑھا مرد۔ وہ ضرور آئیں گے ۔۔۔ ضرور آئیں گے۔

بوڑھی عورت۔ وہ ضرور آئیں گے۔ ضرور آئیں گے۔

بوڑھا مرد۔ ضرور آئیں گے۔

بوڑھی عورت۔ وہ آرہے ہیں۔

بوڑھا مرد۔ وہ آرہے ہیں۔

بوڑھی عورت۔ وہ آرہے ہیں۔ وہ آگئے ہیں۔

بوڑھا مرد۔ وہ آرہے ہیں۔ وہ آگئے ہیں۔

بوڑھی عورت۔ وہ آرہے ہیں۔ وہ آگئے ہیں۔

بوڑھا مرد۔ وہ آگئے ہیں۔

بوڑھی عورت۔ وہ یہی ہیں۔

(مکمل خاموشی۔ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت نمبرہ دروازے کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور تقریباً ۳۰ سکنڈ تک تکتے رہتے ہیں۔ بہت آہستہ آہستہ یہ دروازہ کھلتا ہے، اور مقرر آہستہ آہستہ خاموشی سے اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ سچ مچ کا آدمی ہے۔ اور انداز سے انیسویں صدی کا شاعر یا مصور معلوم ہوتا ہے۔ وہ سر پر ایک بڑا فلٹ ہیٹ لگائے ہے۔ اور اس کے گلے میں بوٹائی فدا

ڈھیلی بندھی ہوئی ہے۔ وہ فن کاروں کے انداز کا قمیص پہنے ہے۔ اور اس کی مونچھیں اور چھوٹی سی ٹاڑھی بھی اسی اندازکی ہے۔ اس کی صورت دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقریری صلاحیتیں غیر معمولی ہیں۔ اور یہ بھی کہ وہ بر خود غلط ہے۔
ڈرامے کے دوران میں بن دیکھے مہمان معلوم ہوتا ہے کہ واقعی سٹیج پر موجود ہیں۔ لیکن مقرر کے جو موجود ہے غیر حقیقی ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ وہ دیوار کے قریب چلتا ہوا آہستہ آہستہ دائیں طرف جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سٹیج پر ہلکے ہلکے پھسل رہا ہے۔ اس طرح وہ سٹیج کے پچھلے درمیانی حصے میں پہنچ جاتا ہے، درمیانی دروازے کے سامنے۔ وہ بالکل دائیں بائیں نہیں دیکھتا اور جب وہ بوڑھی عورت کے قریب سے گزرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے اس کی موجودگی کا بھی احساس نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جب بوڑھی عورت خود کو اس کی موجودگی کا یقین دلانے کے لئے اس کا بازو چھوتی ہے، اس وقت بھی وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ یہ جملہ "وہ یہی ہیں" وہ اسی وقت کہتی ہے۔ جب اس کے بازو کو چھوتی ہے۔)

بوڑھا آدمی۔ وہ یہی ہیں۔
بوڑھی عورت۔ (اپنی نظروں سے مقرر کا تعاقب کرتے ہوئے) یہ واقعی مقرر ہی ہیں۔ سچ مچ کے مقرر۔ گوشت پوست کے انسان!
بوڑھا مرد۔ (اپنی نظروں سے مقرر کا تعاقب کرتے ہوئے) یہ واقعی مقرر ہی ہیں۔ گوشت پوست کے انسان —— یہ کوئی خواب نہیں ہے۔
بوڑھی عورت۔ میں نہ کہتی تھی؟ —— یہ خواب نہیں ہے۔
(بوڑھا اپنے ہاتھ باندھ کر نظریں اوپر اٹھاتا ہے۔ اس کے چہرے سے گہرے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ مقرر سٹیج کے درمیان حصہ میں پہنچ کر سر سے ہیٹ اتارتا ہے۔ اور سر جھکا کر بن دیکھے شہنشاہ کو سلام کرتا ہے۔ لیکن اس کی حرکات و سکنات میں ایک قسم کا مشینی انداز ہے۔ اسی لمحے بوڑھا کہتا ہے۔)
بوڑھا آدمی۔ شہنشاہ عالم مقرر کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔
بوڑھی عورت۔ یہ وہی ہیں۔
(مقرر سر پر ہیٹ رکھتا ہے اور ڈائس پر چڑھتا ہے۔ جہاں سے وہ مجمع پر طائرانہ نظر ڈالتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک سنجیدہ انداز اختیار کر لیتا ہے۔ اور بت کی طرح ساکت کھڑا ہو جاتا ہے۔)

بوڑھا مرد۔ آپ لوگ ان سے آٹوگراف لے سکتے ہیں۔

(مقرر ایک مشینی انداز سے ہر طرف سے بن دیکھی آٹوگراف بکس لیتا جاتا ہے اور ان پر دستخط کرنے کے بعد واپس کرتا جاتا ہے۔ بوڑھا اس دوران میں پھر ہاتھ باندھ کر آسمان کی طرف نظریں اٹھاتا ہے اور گہرے جذبات کے ساتھ کہتا ہے)

بوڑھا مرد۔ آج میری تمام امیدیں پوری ہوگئیں۔ اس زندگی میں اس سے بڑی خوشی کا تصور بھی ممکن نہیں۔

بوڑھی عورت۔ اس سے بڑی خوشی کا تصور بھی ممکن نہیں۔

بوڑھا مرد۔ (بن دیکھے مجمع سے) اور اب میں شہنشاہ عالم کی اجازت سے آپ سب لوگوں کو مخاطب کرنے کی اجازت چاہتا ہوں —— خواتین۔ حضرات۔ نوجوان خواتین —— چھوٹے بچوں، عزیز ساتھیو۔ عزیز ہم وطنو۔ جناب صدر —— میدان جنگ کے ساتھیو۔

بوڑھی عورت۔ اور چھوٹے بچوں —— بچوں —— بچوں۔

بوڑھا مرد۔ میں آپ سے مخاطب ہوں۔ اور عمر، جنس، پیشے، عہدے اور مقام کی تفریق کئے بغیر میں، آپ سب کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

بوڑھی عورت۔ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

بوڑھا مرد۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خلوص دل سے مقرر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں —— میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ اتنی بڑی تعداد میں یہاں تشریف لائے —— خاموشی —— حضرات

بوڑھی عورت۔ خاموشی حضرات!

بوڑھا مرد۔ میں ان سب لوگوں کا شکر گزار ہوں جن کی مدد کے بغیر یہ جلسہ ہونا ناممکن تھا۔ سب کارکنوں کا۔

بوڑھی عورت۔ زندہ باد

(اس دوران میں مقرر ڈائس پر ساکت کھڑا ہے اور بہت سنجیدہ ہے صرف اس کے ہاتھ حرکت کررہے ہیں، جن سے وہ مشین کی طرح بن دیکھی آٹوگراف بکس پر دستخط کررہا ہے)

بوڑھا مرد۔ میں مالک مکان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور معمار کا اور ان مزدوروں کا جنھوں نے یہ دیواریں بنائیں

بوڑھی عورت۔ دیواریں بنائیں۔

بوڑھا مرد۔ اور ان سب کا بھی جنھوں نے بنیادیں کھودیں —— خاموشی خواتین اور حضرات!

بوڑھی عورت۔ تین اور حضرات!

بوڑھا مرد۔ اور آخر میں بڑے خلوص دل سے اب سب کاریگروں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں

نے یہ سب کرسیاں بنائیں جن پر آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اس عظیم کاریگر کا۔
بوڑھی عورت۔ عظیم کاریگر کا۔
بوڑھا مرد۔ جس نے وہ آرام کرسی بنائی جس میں حضور اعلیٰ نرمی سے دھنس گئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جناب کے مردانہ وقار میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا —— اور سب کاریگروں کا۔ مشین اور بجلی کا کام کرنے والوں کا۔
بوڑھی عورت۔ بجلی —— جلی
بوڑھا مرد۔ کاغذ بنانے اور چھاپنے والوں کا۔ پروف پڑھنے والوں کا اور ایڈیٹروں کا جن کی بدولت ہمارے پروگرام اتنے اچھے اور خوبصورت چھپے ہیں۔ انسانی اتحاد کا شکریہ، اور ملک اور حکومت کا شکریہ جس کی باگ ڈور حضور عالی کے ہاتھ میں ہے اور جس کی کشتی کو حضور ایک ماہر ملاح کی طرح کھے رہے ہیں۔ اور انتظام کرنے والی۔
بوڑھی عورت۔ انتظام کرنے والی۔
بوڑھا مرد۔ نان خطائیاں اور پروگرام بیچنے والی۔
بوڑھی عورت۔ پروگرام —— گرام
بوڑھا مرد۔ میری بیوی —— میری ساتھی —— سیمیرامس کا شکریہ۔
بوڑھی عورت۔ دی —— تھی —— مس —— (اپنے آپ سے)
آہ میری جان تم کبھی میری تعریف سے نہیں چوکتے۔
بوڑھا مرد۔ ان سب لوگوں کا شکریہ جنھوں نے مجھے قیمتی اور مفید مشورے دئے۔ یا جنھوں نے مالی یا اخلاقی طور پر میری مدد کی اور سب سے زیادہ ہمارے عزیز اور محترم حضور عالی شہنشاہ عالم کا شکریہ۔
بوڑھی عورت۔ حضور عالی —— شہنشاہ عالم
بوڑھا مرد۔ (اس وقت مکمل خاموشی ہے) ذرا خاموشی —— شہنشاہِ عالم۔
بوڑھی عورت۔ شاہ عالم۔
بوڑھا مرد۔ شہنشاہ عالم۔ مجھے اور میری بیوی کو اب کسی چیز کی تمنا نہیں —— یہ ہماری زندگی کی معراج ہے اور اس عظیم لمحے میں ہم خوشی سے اس دنیا سے رخصت ہو سکتے ہیں۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اتنی طویل اور پُرسکون زندگی عطا کی۔ میری زندگی کا ساغر بھر چکا ہے لہٰذا

چھلک رہا ہے۔ میرا مقصد حیات پورا ہو چکا ہے۔ میری حیات رائگاں نہیں گئی کیونکہ میرا پیغام دنیا تک پہنچ جائے گا (مقرر کی طرف دیکھتا ہے۔ جو کسی اور طرف دیکھ رہا ہے۔ اس وقت مقرر آٹوگراف بکس پر دستخط کرنے سے ہاتھ کے اشارے سے انکار کر دیتا ہے۔) تمام دنیا تک یا کم سے کم ان لوگوں تک جو اب اس دنیا میں باقی رہ گئے ہیں ـــ اب سب تک خواتین و حضرات' (ہاتھ سے ان دیکھے مجمع کی طرف ایک نمایاں اور پُرجوش اشارہ کرتا ہے) جس کے علاوہ اب اس دنیا میں کوئی باقی نہیں ہے ـــ لیکن اس قسم کی باقیات سے کم سے کم ایک مزیدار سالن تو تیار کیا ہی جا سکتا ہے ـــ مقرر ـــ عزیز دوست (مقرر کسی اور طرف دیکھتا ہے) ـــ یہ سچ ہے کہ ایک مدت تک میں نے گمنامی کی زندگی گزاری ـــ میرے ہم عصروں نے میری قدر نہیں کی ـــ لیکن یہ سب اس لئے ہوا کہ یہی میرا مقدر تھا۔ (بوڑھی عورت روتی ہے) لیکن اب اس کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ کیونکہ اے میرے عزیز دوست اور مقرر کیونکہ میری روشنیٔ طبع سے آئندہ نسلوں کے ذہنوں کو منور کرنے کا فرض اب تمہارے سپرد ہے اس طرح تم تمام دنیا کو میرے فلسفے سے روشناس کرا سکو گے۔ عزیز دوست میری خواہش ہے کہ تم میری ذاتی زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی بات تک ہر ایک کو بتا دو۔ ان میں سے کچھ باتیں مضحکہ خیز ہیں کچھ غم انگیز ہیں۔ اور کچھ دلوں کو گرمانے والی ہیں۔ تم میری ہر بات بتا دینا۔ میری پسند اور ناپسند میری دلچسپ عیاشیاں اور میری ساتھی۔ میری بیوی کا بھی ضرور ذکر کرنا۔ (بوڑھی عورت اور زیادہ بلند آواز سے روتی ہے) اور یہ بھی بتانا کہ وہ ٹرکش کیک کتنی اچھی طرح بناتی تھی۔ اور خرگوش کا سالن کس طرح تیار کرتی تھی ـــ اور میرے وطن بیری کا ذکر بھی ضرور کرنا ـــ اے میرے عزیز دوست ـــ اے عظیم مقرر مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے، جہاں تک میرا اور میری بیوی کا سوال ہے ہمارے لئے صرف ایک کام باقی ہے' وہ یہ کہ ہم خاموشی سے اس دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ اور اس طرح وہ عظیم قربانی دیں جس کا کسی نے ہم سے پہلے سے مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن جو بہرحال ہمیں دینا ہی ہے۔

بوڑھی عورت ـــ ہاں ـــ ہاں ـــ اور ہم معراج کے اس لمحے میں دنیا سے رخصت ہو جائیں ـــ اور ہم مر کر امر ہو جائیں اور ایک روایتی کہانی بن جائیں ـــ کم سے کم ہمارے نام پر کسی سڑک کا نام تو رکھ ہی دیا جائے گا۔

بوڑھا مرد ـــ اے میری وفادار ساتھی۔ جس نے تقریباً ایک صدی تک مجھ پر یقین رکھا اور بھروسہ کیا جب

نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔ افسوس اس عظیم لمحے میں ہجوم نے کس بیدردی سے ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے۔
سب سے زیادہ تھی یہی میری تمنا جان من۔
ایک ہی لمحے میں ہم دونوں مریں۔
اور ہمارے جسم۔
بوڑھی ہڈیاں
ایک ہی گوشے میں ہوں زیر زمیں۔
اور گل کر ایک ہو جائے۔
ہمارا گوشت
رل مل جائیں بوڑھی ہڈیاں۔

بوڑھی عورت۔ اور گل کر ایک ہو جائے ہمارا گوشت۔
رل مل جائیں بوڑھی ہڈیاں۔

بوڑھا مرد۔ افسوس ـــــ صد افسوس!

بوڑھی عورت افسوس ـــــ صد افسوس!

بوڑھا مرد۔ ہماری لاشیں ایک دوسرے سے بہت دور گریں گی۔ اور ہمارے جسم سمندر کی تنہائیوں میں گل سڑ جائیں گے ـــــ لیکن ہم پر زیادہ ترس نہ کھائیے۔

بوڑھی عورت۔ جو ہونا ہے وہی ہو گا۔

بوڑھا مرد۔ لیکن ہم فراموش نہیں کئے جائیں گے۔ ابدی شہنشاہ ہمیں ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔

بوڑھی عورت۔ ہمیشہ ـــــ ہمیشہ

بوڑھا مرد۔ ہم اپنے کچھ نشانات چھوڑ جائیں گے۔ کیونکہ ہم شہر نہیں انسان ہیں۔

دونوں ساتھ۔ ہمارے نام پر کسی سڑک کا نام رکھ دیا جائے گا۔

بوڑھا مرد۔ اگرچہ ہمارے جسم ایک دوسرے سے بہت دور ہیں۔ لیکن آؤ ہم ایک ہی لمحے میں ابدیت کی آغوش میں سو جائیں (مقرر سے جو ساکت و جامد کھڑا ہے) آخری بار میں یہ فرض تمہارے سپرد کر رہا ہوں اور مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے تمہیں سب کچھ بتانا ہے اور میرا پیغام تمام دنیا کو سنانا ہے شہنشاہ سے حضور کی اجازت سے میں اب رخصت چاہتا ہوں ـــــ عزیز دوستو خدا حافظ ـــــ سمیرامس خدا حافظ

بوڑھی عورت۔ عزیز دوستو خدا حافظ ـــــ جان من خدا حافظ۔
بوڑھا آدمی۔ شہنشاہ عالم زندہ باد۔
بوڑھی عورت۔ شہنشاہ عالم زندہ باد۔

(دونوں کاغذ کے چمکدار پھول اور جھنڈیاں بن دیکھے شہنشاہ کی طرف پھینکتے ہیں۔ اس وقت ہمیں بینڈ کی آواز آتی ہے اور آتش بازی کی قسم کی تیز روشنی نظر آتی ہے۔ مقرر اور بن دیکھے مجمع پر بھی وہ دونوں چمکدار پھول وغیرہ پھینکتے ہیں۔

بوڑھا مرد۔ شہنشاہ عالم زندہ باد
بوڑھی عورت۔ شہنشاہ عالم زندہ باد